INTERNATIONAL URDU WEEKLTY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

19

۱۰ تا ۱۶ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۵ء

امام مہدی کون ہے؟

ہیومن رائٹس اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عالمی تحریک نسواں یا الحاد کا تازہ فتنہ

لاہور جاوید منزل
۷ مئی ۱۹۳۷

جناب پروفیسر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کی کتاب "قادیانی مذہب" کی نئی ایڈیشن جو آپ نے بکمال عنایت ارسال فرمائی ہے۔ مجھے مل گئی ہے۔ جس کے لئے بے انتہا شکر گزار ہوں۔ میں نے سید نذیر نیازی ایڈیٹر "طلوع اسلام" سے سنا ہے۔ کہ یہ کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے۔ آپ کی محنت قابل داد ہے۔ کہ اس سے عامۃ المسلمین کو بے انتہا فائدہ پہنچا ہے۔ اور آئندہ پہنچتا رہے گا۔

اب ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ جو آپ کے ذاتی افکار کا نتیجہ ہو۔ آپ کے قلم سے مسلمان ایسی توقع رکھنے کا حق رکھتے ہیں۔ قادیانی تحریک یا یوں کہئے کہ بانی تحریک کا دعوی مسئلہ بروز پر مبنی ہے۔ مسئلہ مذکور کی تحقیق تاریخی لحاظ سے ازبس ضروری ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ اور اصل اس کی تاریخ ختم نبوت کا سامی تخیل اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ میرے رائے ناقص میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہوگی۔

والسلام
محمد اقبال

لاہور جاوید منزل
۲۷ مئی ۱۹۳۷ء

جناب پروفیسر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کی کتاب "قادیانی مذہب" کی نئی ایڈیشن جو آپ نے بکمال عنایت ارسال فرمائی ہے۔ مجھے مل گئی ہے۔ جس کے لئے بے انتہا شکر گزار ہوں۔ میں نے سید نذیر نیازی ایڈیٹر "طلوع اسلام" سے سنا ہے۔ کہ یہ کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے۔ آپ کی محنت قابل داد ہے۔ کہ اس سے عامۃ المسلمین کو بے انتہا فائدہ پہنچا ہے۔ اور آئندہ پہنچتا رہے گا۔

اب ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ جو آپ کے ذاتی افکار کا نتیجہ ہو۔ آپ کے قلم سے مسلمان ایسی توقع رکھنے کا حق رکھتے ہیں۔ قادیانی تحریک یا یوں کہئے کہ بانی تحریک کا دعویٰ مسئلہ بروز پر مبنی ہے۔ مسئلہ مذکور کی تحقیق تاریخی لحاظ سے ازبس ضروری ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ اور اصل اس کی تاریخ گلے۔ نبوت کا سامی تخیل اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ میرے رائے ناقص میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہوگی۔

والسلام
محمد اقبال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۹

۱۰ تا ۱۶ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۶ تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وتزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
عالمی تحریک نسواں یا الحاد کا تازہ فتنہ	۶
امام مہدی کون ہے؟	۱۱
ہیومن رائٹس اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴
اخبار ختم نبوت	۱۹
مسلمانوں کی عظیم فتح	۲۱

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۴۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۳۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات وانڈیا ۲۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳۔ ابنز رضا ٹاؤن کراچی

ختم نبوۃ
KHATME NUBUWWAT

اداریہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

"قصدالموت" کے بعد مسلمانوں کے ملک میں "ربوہ" واحد شہر تھا جس میں کسی مسلمان کا قیام و داخلہ ناممکن تھا۔ قادیانیوں نے اپنے مولد و مبدا قادیان کو ممنوعہ شہر بنانے کی کوشش کی تھی' انگریز سرکار کی مکمل پشت پناہی کی پرواہ کئے بغیر مسلمانوں نے اس کو ناکام بنادیا تھا۔ لیکن نامعلوم وجوہ اور نادیدہ قوتوں کی سازش کے ذریعہ پنجاب کے قلب میں نہ صرف قادیانیوں کے لئے محفوظ شہر بسانے کی اجازت دے دی گئی بلکہ پاکستان کی تمام حکومتوں نے اختلاف مزاج کے باوجود اس شہر کی "محفوظ" حیثیت کی ہر ممکن حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔ ربوہ درحقیقت پاکستان کے اندر قادیانی غیر مرئی ریاست کے مرکز و دارالحکومت کا مقام رکھتا تھا۔ جہاں نظارت کے نام سے ہر شعبے سے متعلق باقاعدہ وزارتی نظام قائم تھا' اور خلافت کے نام سے اس خفیہ ریاست کا سربراہ اس پورے نظام کو ریاستی انداز سے چلاتا تھا۔ اس شہر کی نمایاں خصوصیت یہ بھی تھی کہ آج تک کوئی سربراہ پاکستان اس میں داخل نہ ہوسکا۔ ربوہ کے زیر اثر قادیانی پاکستان بھر میں حکومتی اداروں پر قابض ہو کر بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کی جاسوسی کے جال بنتے رہتے۔

۱۹۸۲ء میں ربوہ کو محدود انداز سے کھلا شہر قرار دینے کا اعلان ہوا۔ حکومتی سطح سے ربوہ کی بیرونی حدود میں مسلمانوں کو داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۶' ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کو یہاں پہلی "ختم نبوت کانفرنس" ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے فدایان ختم نبوت کے قافلے ربوہ کی طرف رواں دواں تھے۔ پھر ہر سال ستمبر' اکتوبر کے مہینوں میں یہ کانفرنس منعقد ہوتی رہی۔ اس سال یہ چودھویں ختم نبوت کانفرنس ۱۲' ۱۳ اکتوبر کو مسلم کالونی ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد آئین کا تقاضا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کے طور پر آئین کا پابند بنانے کے عملی اقدامات کئے جاتے۔ مگر افسوس کہ اس وقت کی حکومت نے فوری طور پر اس طرف توجہ دینا گوارا نہ کیا۔ جس کے نتیجے میں حکومت بھی گئی اور حکمران بھی عبرت ناک انجام کو پہنچا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے من گھڑت نئے دین کے پیروکار ہونے کے باوجود قادیانیوں کا اصرار ہے کہ انہیں مسلمان سمجھا جائے' اور مسلمانوں کی طرح اسلامی شعائر اور اصطلاحات کے استعمال سے انہیں روکا نہ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے برملا اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرتے رہے۔ آخر مسلمانوں کی طرف سے ضیاء الحق مرحوم کو تبلیغ قادیانیت کے خلاف آرڈیننس نافذ کرنے پر مجبور کیا گیا جس کی رو سے قادیانیوں کو اپنی شناخت اسلام سے تعلق پر کروانے سے قانوناً" ممانعت کر دی گئی۔ لیکن ہماری حکومتوں میں قادیانی لابی کے گماشتوں نے آئین و قانون کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ اور آج بھی قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ اپنی شناخت کرانے پر مجبور نہیں کیا جاسکا۔ اس لابی کے ایماء پر انسانی حقوق کے تحفظ کے عنوان سے مختلف ادارے قائم کر کے اقلیتوں پر مظالم کی پروپیگنڈہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کہ مسلمان اکثریت اپنے اسلامی حقوق کے اعتبار سے ظلم کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور انسانی حقوق کی پامالی بھی اس کا مقدر بنا دی گئی ہے۔ ملک میں ناموس رسالت کی توہین کے واقعات روز کے معمولات بن چکے ہیں۔ حکومتیں اس جرم کی مرتکب اقلیتوں کے تحفظ کے نام پر مسلمانوں کو خون کے آنسو رلا رہی ہیں۔

۱۹۷۴ء کے بعد ۱۹۸۲ء تک کے سالوں میں حالات کی تبدیلی کا رخ حوصلہ افزاء سمت کو نظر آتا تھا مگر ۱۹۹۵ء تک تیرہ سالوں میں پے در پے سیاسی و معاشرتی انقلاب رونما ہوئے' اسلام دشمن قوتوں نے حقوق، و آزادی کے عنوان سے معاشرتی انتشار اور اخلاقی انارکی پھیلا کر لادینیت کو ایک نئے پیرائے سے

پھیلانے کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اس راستے سے باطل نظریہ کا ہر زہر خوشنما رنگ میں نوجوان نسل کے حلق میں انڈیلا جاسکتا ہے۔ نجی و سرکاری نشریاتی اداروں میں جھانک کر دیکھئے تو قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد فحاشی و عریانی پھیلانے والے شعبوں میں نظر آئے گی۔ حکومتی سطح پر عوامی بہبود' اطلاعات' داخلہ امور' خارجہ امور سے متعلق وزارتوں کی ذمہ دار آسامیوں پر قادیانی اور دیگر غیر مسلم مسلط کردیئے گئے معاملہ اس سے بھی بڑھ گیا ہے کہ خالص مذہبی امور پر بھی مسلمان اعلیٰ افسران کا وجود برداشت نہیں کیا جارہا۔ ملکی قانون پر عملدرآمد کرانے کے بجائے دہشت گردی کے حوالے سے غیر فطری اور غیری آئینی احکامات و آرڈیننس قانون کے نام سے جاری کئے جارہے ہیں جن کو دینی حلقوں کے خلاف استعمال کرنے کا قوی اندیشہ موجود ہے۔ چودھویں ختم نبوت کانفرنس میں ان شاء اللہ ان جیسے تمام دینی و معاشرتی امور کا بغور جائزہ لیا جاء گا اور اس کی روشنی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا آئندہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں توقع ہے امام حرم مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمان الحذیفی' استاد دارالعلوم دیوبند مولانا ارشاد مدنی' خطیب سمرقند ازبکستان شیخ مصطفیٰ قل' خطیب جامع مسجد ماسکو' شیخ راول عین الدین' کشمیر ریلیف کمیٹی مکہ مکرمہ کے شیخ ملک عبدالحفیظ' جمعیت علماء افریقہ کے شیخ ظہیر احمد راگی' جمعیت علماء اسلام کے مولانا سمیع الحق' جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمان' مولانا محمد اجمل خان' متحدہ دینی محاذ کے مولانا محمد اسعد تھانوی' جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا شاہ فرید الحق' پی ڈی پی کے نواب زادہ نصر اللہ' موتمر عالمی اسلامی کے راجہ ظفر الحق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد' شیخ طریقت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' جامعہ علوم اسلامیہ کے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزی' مولانا عزیز الرحمان' مولانا اللہ وسایا' ممتاز خطاط حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی' جسٹس مولانا تقی عثمانی' ممتاز خطیب مولانا تنویر الحق تھانوی' انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا محمد اعظم طارق' شیخ طریقت مولانا عبدالکریم بیر شریف' سینیٹر حافظ حسین احمد' مولانا محمد مراد' مولانا عبدالصمد بالیجی شریف' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا محمد اجمل قادری' مولانا عبدالرحیم' مولانا حسن جان پشاور' مولانا عبداللہ اسلام آباد' سابق وزیر مذہبی امور پنجاب قاری سعید الرحمان' مولانا سعید احمد جلال پوری' سنی مجلس عمل کے مفتی محمد نعیم جامعہ احسن العلوم کے مولانا زرولی خان' مولانا عبدالواحد کوئٹہ' مولانا انوار الحق' مولانا محمد خان شیرانی' مولانا عبدالغفور حیدری' مولانا شہید احمد' قاضی عبداللطیف رکن اسلامی نظریاتی کونسل' وفاق المدارس العربیہ کے مفتی محمد انور شاہ' مفتی جمیل خان' مولانا عبدالرحیم اشرف' مجیب الرحمان شامی' صاحبزادہ طارق محمود' جناب مسعود شورش' مولانا محمد حنیف جالندھری' مولانا عبداللہ بھکر والے' مولانا عبدالمجید ندیم اور دیگر علماء کرام خطاب کریں گے۔

توہین رسالت کا قانون اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان

توہین رسالت کا قانون جس طرح غیر مسلموں خصوصاً" قادیانیوں اور عیسائیوں کی نظروں میں کھٹکتا ہے اس کا ایک اور مظاہرہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے جسٹس (ریٹائرڈ) دراب پٹیل اور کمیشن کے وائس چیئرمین سلیم عاصمی نے کراچی پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس کے دوران توہین رسالت کے قانون کے بارے میں حسب معمول غلیظ زبان استعمال کی۔ دراب پٹیل نے اپنے خطاب میں اس قانون میں "انقلابی تبدیلیوں" کا مطالبہ کیا تاکہ اس قانون کو توہین رسالت کے کسی بھی مقدمے کے سلسلے میں ناقابل عمل بنادیا جائے اور اس کی افادیت ختم کردی جائے۔ کمیشن کے وائس چیئرمین سلیم عاصمی نے اپنے بیان میں توہین رسالت کے قانون کے بارے میں "برا قانون" کے الفاظ استعمال کئے' ان واقعات کا تسلسل کے ساتھ پیش آنا ایک بہت بڑے خطرے کی نشاندہی کرتا ہے' ان بیانات کو بنیاد بناکر ایمنیٹی انٹرنیشنل اور دیگر انسانی حقوق کی تنظیمیں حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالیں گی کہ وہ توہین رسالت کے قانون کو ختم کردے۔ ان حالات میں علماء پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حکومتی حلقوں میں شامل افراد اور عوام الناس کو اس طور پر تیار کریں کہ وہ ان نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کے ہاتھوں حکومت کو بے بس نہ ہونے دیں اور پاکستان میں رائج توہین رسالت کے قانون کے خلاف اٹھنے والی ہر قسم کی لہر کے خلاف سینہ سپر ہوجائیں۔

عالمی تحریکِ نسواں

یا اِلحاد کا تازہ فِتنہ

بیجنگ میں ہونے والی خواتین کی عالمی کانفرنس، قاہرہ کانفرنس سے زیادہ متنازعہ ہوتی نظر آرہی ہے۔ اس کانفرنس کی مزاحمت کا سامان خود اس کانفرنس کے مہتمموں ہی نے کیا ہے۔ خواتین کی کانفرنس محض خواتین کی بہبود اور حقوق کے موضوع پر اس اہتمام سے ہوتی کہ اس میں مختلف النوع تہذیبی اور ثقافتی وحدتوں اور معاشروں میں ان کے ایسے مبادیات اور اعتقادات کو چھیڑے بغیر کہ جن پر ان معاشروں میں مکمل اتفاق رائے اور احترام پایا جاتا ہے خواتین کے مسائل پر غور ہوتا اور جو حقیقی دشواریاں ہیں ان کے ازالے کے لئے تدبیریں کی جاتیں بلکہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ مختلف معاشروں میں قبول کئے جانے والے نظام عقائد سے منحرف جو روایات جڑ پکڑ گئی ہیں اور خواتین کے مسائل کا سبب بن رہی ہیں ان کی اصلاح کے لئے فکر کی جاتی تو غالباً" حقوق نسواں کی اس عالمی تحریک کو بلاامتیاز مذہب و ملت پوری دنیا سے تائید و حمایت حاصل ہوتی۔

مگر ہوا یہ ہے کہ مغرب کی بے راہ روی نے عورت کو گھر سے بے گھر کرکے جس "راہ آزادی" پر ڈالا ہے اس کے منفی مضمرات کو بھی حقوق نسواں کی فہرست میں شامل کرکے جو کچھ مانگا جارہا ہے جو بجائے خود پورے عالم نسوانیت کے لئے قابل قبول نہیں۔ مغرب کی تحریک نسواں میں "آزادی" اور "حق" کے نام پر بے راہ روی کی چھوٹ بھی تحریک حقوق نسواں کی فہرست مطالبات میں شامل ہے۔

چنانچہ اس تحریک نسواں نے مغرب میں خواتین کی زندگیوں میں کیا تبدیلیاں پیدا کی ہیں؟ انگریزی روزنامہ ڈان نے اپنی یکم ستمبر کی اشاعت میں ایک مضمون (Movement has transformed Women's Lives) کے عنوان سے شائع کیا جو امریکی اخبار ٹورنٹو گلوب اور برطانوی اخبار (Mail) میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور یہ مضمون اشاعت کے لئے (Seripps Howard News Serviee) نے مہیا کیا ہے۔ اس مضمون میں کہا گیا ہے کہ محض ایک نسل کے عرصہ زندگی میں تحریک نسواں نے مغربی ممالک کی خواتین کی زندگیاں بدل کر رکھ دی ہیں۔ اب پوری صنعتی دنیا میں خواتین اپنی ماؤں کی بہ نسبت زیادہ تاخیر سے شادی کررہی ہیں۔ نسبتاً" کم بچے پیدا کررہی ہیں اور جو بچے پیدا بھی کررہی ہیں تو وہ خاصی تاخیر سے زندگی کے بعد کے مرحلے میں پیدا کررہی ہیں۔ مثلاً" کینیڈا میں ۱۹۷۰ء تک شادی کی اوسط عمر ۲۲ سال ہوا کرتی تھی دو عشروں کے بعد یعنی ۱۹۹۰ء تک وہاں خواتین کی شادی کی اوسط عمر سوا چوبیس سال تک جا پہنچی ہے۔ اس عرصہ میں خواتین کے ہاں بچوں کی شرح پیدائش میں بھی خاصی کمی ہوئی ہے۔ مثلاً" ۱۹۷۰ء میں ہر عورت اوسطاً" ۲ بچے پیدا کرتی تھی اور اب بچوں کی اوسط تعداد فی کس (ہر ماں کے یہاں) ۱٫۸ رہ گئی ہے۔ البتہ بن بیاہی بچوں والی خواتین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ فرانس میں ۱۹۷۰ء تک ۵ فیصد بچے بن بیاہی ماؤں کی کوکھ سے پیدا ہوتے تھے ۱۹۹۲ء میں ۳۲ فیصد بچے بن بیاہی ماؤں کے ذریعے پیدا ہونے لگے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ مغرب کی عورت رفتہ رفتہ اپنے مستقل گھر اور شوہر سے محروم ہورہی ہے اور بغیر مستقل گھر اور شادی کے بچے پیدا کررہی ہے۔ گویا وہ شوہر سے محروم رہ کر بدکار مردوں کے قبضے میں چلی گئی ہے اور یہ سمجھ رہی ہے کہ تحریک نسواں نے اسے مرد کے قبضے سے نجات دلادی! نجات اسے شریف مجاز مرد سے ملی اور اس پر تصرف ایسے عیاش اور غیر مجاز مردوں کا بڑھ گیا جو اس کے پیدا ہونے والے بچوں کے کفیل اور سرپرست ہونے کا کردار بھی اپنی شوہرانہ حیثیت مسلم نہ ہونے کے باعث قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

مغرب میں تحریک نسواں کے یہ نتائج اور کوائف ہیں جنہیں مغرب کی تحریک نسواں کی لیڈر خواتین بڑے فخر کے ساتھ عالمی تحریک نسواں کی کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے بیجنگ پہنچی ہیں۔ اس کانفرنس میں حقوق نسواں کے نام پر کس قسم کے حقوق مانگے جائیں گے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یکم ستمبر کو خواتین سے متعلق کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں کے فورم کی طرف سے کانفرنس کے مستقر ہوائرو میں ایک سیمینار ہوا جس میں دنیا بھر کی طوائفوں کی مختلف انجمنوں کی نمائندگی کرنے والی خواتین نے شرکت کی۔ امریکہ سے آنے والی پیشہ ور طوائف نورما المودووار (Nosrma Almodovar) نے اس سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طوائف کی حیثیت سے ایک "دیانت

ارپیشہ" اپنانے سے قبل میں دس برس تک امریکہ کی پولیس میں ملازم رہی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ دنیا میں ہر عورت کو یہ موقع ملنا چاہئے کہ وہ اپنی پسند سے یہ پیشہ اختیار کرسکے۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ طوائفوں کے خاتمے کے لئے بننے والے قوانین اس حد تک درست ہیں کہ جس حد تک ان کا ہدف وہ دلال اور گوشت پوست کا کاروبار کرنے والے افراد ہیں جو خواتین کو ان کی مرضی کے خلاف طوائف بنادیتے ہیں۔ لیکن اگر یہ قوانین اپنی پسند سے طوائف بننے کی خواہش مند خواتین پر بھی پابندیاں عائد کریں تو یہ قوانین ظالمانہ ہیں ان سے عورتوں کے اپنے پیشے کے انتخاب کے جائز حق کی نفی ہوتی ہے۔ (روزنامہ ڈان کراچی ۲/ ستمبر ۱۹۹۵ء) یہ رپورٹ کسی مسلم یا عیسائی بنیاد پرست کی نہیں بلکہ جناب کانک لم کی بے نتے رائٹر نے جاری کیا۔

ایسے نقطہ نظر اور ایسے حقوق کا مطالبہ کرنے والی خواتین دنیا کے کونے کونے سے بیجنگ پہنچی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے حقوق نہ دنیا کا کوئی مذہب اور نہ کوئی نظام اخلاق دے سکتا ہے۔ اس قسم کے مطالبات دنیا بھر کی خواتین کے' خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت سے تعلق رکھتی ہوں' نہیں ہوسکتے۔ یہ مطالبات دنیا بھر کی خواتین کی اکثریت کے نہیں صرف اقلیت ہی کے ہوسکتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے ایسی خرافات کو خواتین کے جائز حقوق تسلیم کرکے اس اعلان کے مجوزہ مسودے میں شامل کرلیا گیا ہے جو بیجنگ کانفرنس کے اختتام پر جاری ہونے والا ہے اور جسے برائے منظوری اس کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔ اس مجوزہ مسودۂ اعلان بیجنگ کے اسی پہلو کے پیش نظر ۱۹/ اگست کو واشنگٹن میں لندن کے "انسٹی ٹیوٹ آف مسلم مائناریٹی افیئرز" کی ڈائریکٹر صالحہ محمود نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ یہ اعلان خواتین کی اقلیت کی طرف سے خواتین کی اکثریت کے لئے لکھ کر ان پر مسلط کیا جانے والا اعلان ہے۔

ایسے واہیات پروگرام کی بالحاظ مذہب و ملت خواتین اور مردوں دونوں کی طرف سے مخالفت ہونا فطری بات ہے۔ ایسے حقوق کا تصور مردوں ہی کے نہیں خواتین کے لئے بھی قابل قبول نہیں' کیوں؟ اس لئے کہ خواتین کے لئے اس قسم کی آزادیاں اور حقوق کسی بھی مذہب اور کسی بھی نظام اخلاق کے حوالے سے قبول نہیں کئے جاسکتے۔ چنانچہ اس توقع کے ساتھ کہ اس اعلان کی مخالفت مذہب پسند عیسائی' مسلمان اور یہودی سب ہی کریں گے کانفرنس کے منتظمین کی طرف سے یہ طے کرلیا گیا ہے کہ بیجنگ کانفرنس سے مذہب کو کھلا چیلنج دیا جائے۔

یکم ستمبر ہی کو ایجنسی فرانس پریس نے بیجنگ کانفرنس کے مستقر ہوائرو سے اطلاع دی کہ عالمی خواتین کانفرنس میں شرکت کرنے والی سرگرم کارکن خواتین نے مذہبی بنیاد پرستی کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے اور الزام لگایا ہے کہ ایران' بھارت اور بنگلہ دیش میں شدت پسند مرد مذہب کو اپنے سیاسی فائدے کے لئے استعمال کررہے ہیں۔ کانفرنس سے قبل اونی سطح کی کارکنوں کے ایک اجتماع میں زور دار بحث کے دوران کارکن خواتین نے مزید کہا' یہ انتہا پسند مذہب کو لوگوں کی نجی زندگی کے دائرے سے اغواء کرکے سیاست کے اکھاڑے میں لے آئے ہیں' خواتین کو اس انتہاپسندی سے لڑ کر اپنے لئے مساوی حقوق اور قوانین میں تبدیلیوں کی جدوجہد کرنی ہوگی۔

اس کانفرنس میں ایران کے اسلامی انقلاب کی باغی اور سرکش خواتین کو بڑی پذیرائی ملی ہے چنانچہ انجمن دفاع خواتین ایران کی ایک نمائندہ خاتون نے اس اجتماع میں کہا کہ خواتین اس کانفرنس کے ذریعے اپنی برہمی کا بھرپور اظہار کریں۔ ایک اور باغی ایرانی تنظیم کی رکن خاتون نے بھی کہا کہ خواتین اپنی برہمی کا بے دریغ اظہار کریں۔ کس بات پر برہمی؟ اس کی وضاحت انہوں نے یوں کی کہ ایرانی خواتین کو طلاق دینے کی اجازت نہیں۔ طلاق دینا محض مرد کا حق سمجھ لیا گیا ہے۔ مردوں کو تو چار بلکہ اس سے بھی زیادہ بیویاں اور عارضی ازواج (غالباً" متعہ کی طرف اشارہ ہے) رکھنے کا حق ہے۔ جبکہ عورتوں کے حصے میں قانوناً" آدھا مرد بھی نہیں آتا۔ اور عورتوں کو کچھ کام کرنے کی بھی ممانعت کردی گئی ہے۔

بھارت سے آنے والی ایک خاتون رکن سدھا اچاریہ نے کہا کہ مذہب نے بہت سے ملکوں میں سیاست کا رنگ اور روپ دھار لیا ہے اور اب یہ مذہب ظلم کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال ہونے لگا ہے۔

دہلی سے آنے والی ایک مسلمان کارکن خاتون زرینہ بھٹی نے کہا کہ یہ انتہاپسند سب مرد ہیں اور ان کا تعلق مذہبی حلقوں سے ہے۔ بنگلہ دیش میں مذہبی فتوے جاری کئے جارہے ہیں اور ان فتوؤں سے جمہوریت کے ارتقاء میں رخنہ پڑ رہا ہے۔ ان انتہاپسندوں نے آسمانی کتابوں کی تشریح و تعبیر کے میدان سے خواتین کو نکال باہر کیا ہے' اور اپنے اس عمل کو مذہبی روایات اور قواعد کے مطابق بتاتے ہیں۔ مثلاً" خواتین کے سر ڈھانپنے کے معاملے کو انہوں نے مذہبی مسئلہ بنادیا ہے۔

اے ایف پی کی اطلاع کے مطابق کانفرنس میں حکمت عملی یہ اختیار کی گئی ہے کہ آزاد مغربی ممالک کی نمائندہ خواتین قدامت پسند مسلم ممالک کی نمائندہ خواتین اور ویٹی کن کی نمائندگی کرنے والی خواتین کو سامنے رکھ کر پس منظر میں بنیاد پرستی کے خلاف مزاحمتی جنگ لڑیں گی۔ مجوزہ مسودۂ اعلان کا ۳۰ سے ۴۰ فیصد حصہ متنازعہ ہے اس متنازعہ حصے میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اپنی تولیدی صلاحیت پر زیادہ اختیار خواتین کو حاصل ہونا چاہئے۔ خصوصاً" متنازعہ اعلان کے اس پیراگراف پر ہے جس میں مذہب کو عورتوں کی پسماندگی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

بیجنگ کی خواتین کانفرنس کے خلاف علم جہاد پہلے مذہبی حلقوں نے بلند نہیں کیا بلکہ خود اس کانفرنس کے لئے تیار کی جانے والی دستاویزات میں مذہب کو ہدف تنقید بناکر محاذ گرم کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کو

خواتین کے حقوق کی جدوجہد کا اسٹیج بنانے کی بجائے مذہب کے خلاف جنگ کے محاذ کے طور پر آراستہ کردیا گیا ہے۔ یہی وہ تکلیف دہ پہلو ہے جس کی وجہ سے بعض ایسے ممالک کو آخری وقت میں اس کانفرنس سے دور رہنے کا فیصلہ کرنا پڑا جو ابتداً" اس کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ کرچکے تھے مثلاً" افغانستان نے ۳۱ر اگست کو اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ افغان خواتین کا وفد اس کانفرنس میں اس لئے شرکت نہیں کرے گا کہ اس کے ایجنڈے کے بعض نکات اسلامی اصولوں کے برعکس ہیں۔ ۱۲ خواتین کے افغان وفد کو اس کانفرنس میں شرکت کرنا تھی۔ افغان حکومت نے یہ شرط رکھی تھی کہ اسلامی احکام کے مطابق ہر افغان خاتون کے ساتھ اس کا محرم بھی ساتھ جائے گا لیکن گزشتہ ہفتے جب کانفرنس کا ایجنڈا زیر مطالعہ آیا تو فیصلہ کیا گیا کہ اس قسم کی کانفرنس میں افغان خواتین کو شریک نہیں ہونا چاہئے۔ اس ایجنڈے میں کئی امور ایسے ہیں جو افغان حکومت کے نقطہ نظر سے غیر اسلامی ہیں۔ مثلاً" بچوں پر والدین کے کنٹرول' خاندان کی خواتین پر مرد کی قوامیت کے حق نیز خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق امور بشمول اسقاط حمل' شادی سے قبل لڑکے لڑکیوں کو تعلقات بڑھانے کی اجازت کے معاملات ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں اعلان بیجنگ کانفرنس کی تجاویز قابل قبول نہیں ہوسکتیں۔ افغان ترجمان کا کہنا تھا کہ قاہرہ کانفرنس میں بھی یہ ظلم ہوا کہ اکثریت نے نہایت ظالمانہ طور پر مسلم ممالک کے نقطہ نظر کو قطعی طور پر نظر انداز کردیا۔ چنانچہ قاہرہ کانفرنس کے تلخ تجربے کے بعد ہم نے بیجنگ کانفرنس سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بیجنگ کانفرنس کے اس پورے پس منظر پر نظر ڈال کر سمجھ میں یہ آتا ہے کہ بیجنگ کی خواتین کانفرنس دراصل حقوق نسواں سے بڑھ کر کچھ اور ہے دراصل رواں صدی کے دوسرے عشرے میں الحاد و لادینیت کا ایک فتنہ کمیونزم کی شکل میں ابھرا تھا جو اسی صدی کے آخری عشرے میں معدوم ہونے کی حد تک کمزور ہوا۔ یہ کمیونزم مذہب کا بڑا سفاک دشمن تھا۔ دراصل دین اور الحاد کی باہمی پیکار بڑی قدیم ہے۔ مذہب کے مقابلے میں الحاد روپ بدل بدل کر محاذ آرائی کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ اس صدی کے اوائل میں الحاد ایک نظام زندگی کے طور پر کمیونزم کی صورت میں ڈھل کر ظہور پذیر ہوا تھا۔ مگر اپنے غیر فطری اسلوب کے سبب یہ تجربہ کامیاب نہ ہوسکا۔ کمیونزم کے معدوم ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ مذہب کے لئے الحاد کا چیلنج ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔ بنی نوع انسان کی فکری آزمائش کے لئے اس چیلنج کا برقرار رہنا کیا عجب کہ مطلوب مشیت ہی ہو۔

محسوس یہ ہورہا ہے کہ الحاد ایک نئے روپ میں رواں صدی کے اس آخری عشرے میں نیا محاذ لئے پھر ظہور پذیر ہوا چاہتا ہے۔ اور اس بار الحاد کا تازہ فتنہ عالمی تحریک نسواں کی صورت میں مرد و زن کی صنفی پیکار کا محاذ آراستہ کرنے کے درپے ہے۔ چنانچہ عالم اسلام کے سب سے موثر دینی و علمی مرکز جامعہ الازہر نے اس فتنے کی رونمائی کو محسوس کرتے ہوئے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ ۲۲ر اگست کو مصری اخبارات میں جامعہ الازہر کی طرف سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اگلے ماہ بیجنگ میں ہونے والی خواتین کی عالمی کانفرنس کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد ایک ایسا نیا طرز زندگی پیدا کرنا ہے جو صریحاً" دینی اقدار کے منافی ہے اور جو گہری بنیادوں والی تمام روایات اور اخلاقی حدود کو تباہ و برباد کرڈالے گا۔ اس کانفرنس کے اعلامئے کا جو مسودہ سامنے آیا ہے اس سے نہ صرف مذہب کی نفی ہوتی ہی بلکہ اس کا مقصد پورے عائلی نظام کو تباہ و برباد کردینا نظر آتا ہے۔

جامعہ الازہر کا کہنا ہے کہ کانفرنس کے اعلامئے کے مسودے میں اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کردیا گیا ہے کہ جن اقدار' حدود اور روایات کو اکھاڑ پھینکنے کا

اکابر علماء دیوبند، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

سپاہ صحابہؓ، سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز، سٹکرز کی رنگ۔ لٹریچر دستور منشور ٹیلیفون انڈکس۔ بال پوائنٹ جھنڈے۔ عید کارڈ۔ لفافے آئیڈنٹی کارڈ کور شیشہ سٹکر۔ ٹوپی بیج سٹیل بیج۔ کاپی کور لیٹر ہیڈ۔ تقاریر مولانا حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمٰن فاروقی، اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں
دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی
ڈائری۔ کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۲۲۶۷۴

پروگرام بنایا گیا ہے یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے بہت سے لوگوں اور قوموں کو جنسی بے راہ روی، نفسیاتی ہیجان اور اخلاقی دلدل کے قعر مذلت میں گرنے سے محفوظ رکھا ہے۔ جامعہ الازہر نے حقوق نسواں کی مخالفت نہیں کی بلکہ اس کا موقف یہ ہے کہ بیجنگ کی عالمی کانفرنس نسواں کے لائحہ عمل میں کچھ ترمیمات کی ضرورت ہے۔ مسلمان ملکوں اور ان تمام لوگوں کو جو کانفرنس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں، یہ چاہئے کہ وہ دینی اقدار کی تائید و حمایت کریں اور اس کانفرنس کے پروگرام کے بارے میں اپنے تحفظات کا کھل کر اظہار کریں۔ اسلام خواتین کے بارے میں کوئی امتیازی رویہ نہیں رکھتا۔ جنہیں خواتین کے مسائل کہا جاتا ہے اسلام تو انہیں جانتا ہی نہیں کیونکہ یہ مسائل تو نتیجہ ہیں اس بدیسی اور اجنبی تہذیب کا جس کی بنیاد ہی استحصال اور امتیاز پر ہے۔ یہ مسائل تو مغربی ثقافت و تمدن کے عطیات ہیں اور جن لوگوں نے کانفرنس کے لائحہ عمل کو اعلامئے کی صورت میں مرتب کیا ہے وہ ایسے انتہاپسند ہیں جو مرد و زن کے صنفی فرق کی حقیقت بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں اور مرد و زن کے درمیان ہر فرق کو مٹا ڈالنا چاہتے ہیں۔ انہیں تو یہ بھی منظور نہیں کہ مردوں کو مرد اور عورتوں کو عورت کہا جائے۔

اس کانفرنس اور اس فتنے کی مخالفت محض "مردانہ" دینی حلقوں ہی سے نہیں ہو رہی بلکہ صحیح العقیدہ خواتین کی طرف سے بھی اس کانفرنس کے لائحہ عمل کی شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ جامعہ الازہر کے رد عمل سے چار روز قبل انسٹی ٹیوٹ آف مسلم مائناریٹی افیئرز کی ڈائریکٹر صالحہ محمود صاحبہ نے واشنگٹن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا اقوام متحدہ کی عالمی خواتین کانفرنس کی صورت میں جو تحریک سامنے آرہی ہے اس کے مقاصد اور لائحہ عمل میں دینی و تمدنی اختلافات کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا اور یہ لائحہ عمل خواتین کی اکثریت کا نہیں بلکہ خواتین کی ایک اقلیت کا ایجنڈا ہے۔

لائحہ عمل کے مرتب کئے جانے کے لئے جو بھی تجاویز اور سفارشات اعلان بیجنگ کی دستاویز میں رکھی جائیں انہیں تمام روایات سے تعلق رکھنے والی خواتین کے جذبات کا مظہر اور ان کی اخلاقی و روحانی اقدار کے احترام کی پابند ہونا لازمی ہے۔ مادام صالحہ محمود صاحبہ کی بنیادی شکایت یہ ہے کہ ۴ر سے ۱۵ر ستمبر تک بیجنگ میں منعقد ہونے والی عالمی خواتین کانفرنس سے اجراء کے لئے جو دستاویز بطور اعلان بیجنگ تیار کی گئی ہے۔ اس میں ان کے مذہبی عقائد اور ثقافتی ورثے کا مطلقاً پاس و لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس دستاویز میں شادی کا حوالہ درمیان میں لائے بغیر مرد و زن کے درمیان "ذمہ دارانہ" جنسی تعلق کی بات کی گئی ہے۔ جبکہ ہماری تنظیم کا موقف یہ ہے کہ شادی کے بغیر مرد و زن کا کوئی جنسی تعلق ذمہ دارانہ تسلیم ہی نہیں کیا جاسکتا۔ شادی ہی ازدواجی تعلق کو یقینی طور پر ذمہ دارانہ اور مستحکم بنانے کی ضمانت ہے۔ اس دستاویز پر مزید تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا اس دستاویز میں جنسی بے راہ روی سے پھیلنے والی بیماریوں کا شکار ہونے والوں کے علاج معالجے اور صحت پر تو بہت توجہ دی گئی ہے مگر اس کے ساتھ دستاویز میں ان مریضوں کو اتنی سی بات بھی بطور مشورہ کہنے سے گریز کیا گیا کہ ایسی بیماریوں سے بچنے کے لئے (بے راہ روی والے) طرز زندگی کو بھی بدلنا چاہئے۔ اپنی تنقید کو سمیٹتے ہوئے مادام صالحہ محمود نے کہا کہ دراصل یہ دستاویز خواتین کے اقلیتی گروپ سے تعلق رکھنے والی خواتین نے ان خواتین کے لئے تیار کی ہے جو دنیا میں خواتین کا اکثریتی گروپ ہیں۔ (دی نیوز کراچی ۲۰ر اگست ۱۹۹۵ء)

اس دستاویز میں خواتین کے لئے مردوں کے مساوی حقوق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ مرد و زن کے صنفی اختلاف و امتیاز کو نظر انداز کر کے اگر حقوق و مراعات کی مجرد و مطلق مساوات جبراً بھی نافذ کروی جائے تو اس سے خواتین ہی کے لئے بہت سے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ خواتین کی اصل ضرورت مردوں کے مقابلے پر حقوق میں عدل و توازن کی ہے مجرد مساوات کی نہیں چنانچہ بہت سے مسلم ممالک نے تجویز کیا کہ خواتین کے حقوق کے

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون کوڈ نمبر (041) 690800 690801

پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم [ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن] بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات

قد بڑھایئے * گنجا پن

لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پر وقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے، نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے

پتھری کا علاج بغیر اپریشن — نسوانی حسن * مخصوص امراض

نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے [دیسی ہومیو علاج]

ڈاکٹر حمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

لئے مردوں کے مقابلے میں مساوات کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے عدل و توازن کے الفاظ استعمال کرلئے جائیں مگر عالمی تحریک نسواں کے انتہاپسندوں کو، جو یقینی طور پر اقلیت میں ہیں یہ ترمیمات پسند نہیں ہیں۔

یہ ہے وہ رویہ جس کی وجہ سے بیجنگ کی خواتین کی عالمی کانفرنس حد درجہ متنازعہ ہو چکی ہے۔ اس کانفرنس کے حوالے سے جس متنازعہ دستاویز یعنی اعلان بیجنگ کا تذکرہ دنیا بھر میں بڑی کثرت سے ہو رہا ہے اور جو روز بروز متنازعہ سے متنازعہ تر ہوا چلا جارہا ہے اس کا مسودہ ۱۳۱ صفحات پر مشتمل بتایا جاتا ہے۔ اس دستاویز میں مرد و زن کی جسمانی ساخت کے بدیہی صنفی فرق کو نظرانداز کرکے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ یہ جھوٹ لکھا گیا ہے کہ "مرد اور عورت میں کوئی فطری فرق نہیں ہے"۔ چنانچہ ایک بدیہی فرق کو تسلیم کرنے سے اس کھلے انکار کے بعد اس دستاویز میں گھر میں ماں بہن اور بیٹی کے موجودہ روایتی کردار کو بھی ہدف تنقید بناتے ہوئے پورے معاشرتی ڈھانچے ہی کو بدل ڈالنے کی بات کی گئی ہے تاکہ عورت و مرد کے درمیان برابری اور مساوات قائم کی جاسکے۔ اسقاط حمل کو عورت کا جائز حق تسلیم کرنے کی تجویز بھی زیب دستاویز ہے اور تجویز کیا گیا ہے کہ بچے پیدا کرنے یا نہ کرنے کا حق پورا کا پورا یعنی مکمل طور پر عورت کو ملنا چاہیے۔

دستاویز بیجنگ میں تو خواتین کو ہم جنس پرستی کی قانونی اجازت دینے کی سفارش تک درج ہے۔ یہی نہیں بلکہ جسم فروشی کو قانونی تحفظ دینے اور شادی شدہ زندگی کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ مذہب اور مذہب کی بنیاد پر تشکیل پانے والا نظام اخلاق ایسی لغویاتوں کو کیونکر ہضم کرسکتا ہے۔ چنانچہ اس دستاویز میں مذہب پر زبردست تنقید کی گئی ہے اور اسے عورت کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ٹھہرا کر دنیا بھر میں غیر مذہبی معاشرے کے قیام کو تحریک نسواں اور عالمی کانفرنس کا ہدف قرار دیا گیا ہے۔

یہ دستاویز اگر عالمی خواتین کانفرنس کے ایجنڈے اور منشور کے طور پر طے بھی پاجائے تو دنیا بھر کے مذہبی معاشروں میں اسے بہرحال نافذ نہیں کیا جاسکے گا۔ البتہ یہ تحریک اور منشور کمیونزم کی طرح الحاد کے ایک تازہ حملے کے طور پر بطور چیلنج مذہب کے روبرو ضرور آجائے گی۔ اسی حوالے سے اوپر عرض کیا گیا تھا کہ اس بار الحاد کا تازہ فتنہ عالمی تحریک نسواں کی صورت میں مذہب کے مقابلے پر تازہ محاذ آراستہ کرنے کے درپے ہے۔ جو مسلم حکومتیں اس فتنے کی سرپرستی میں شریک ہوں گی وہ یقینی طور پر اپنے اپنے ملکوں میں مزاحمتی جہادی تحریکوں کا ہدف بن جائیں گی۔ سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ نہ صرف مسلم دنیا بلکہ مذہب پسند عیسائی دنیا مل کر الحاد کے اس فتنے کے سدباب پر کمربستہ ہوجائیں۔

(بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی)

KHATME NUBUWWAT

امام مہدی کون ہے؟

مولانا منظور احمد الحسینی لندن

آنحضرت ﷺ نے قیامت کی علامات کبریٰ کے ضمن میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی خبر متواتر احادیث میں دی ہے۔

گذشتہ صدیوں میں بہت سے لوگوں نے مہدویت کے دعوے کئے لیکن حقائق و واقعات کی کسوٹی پر ان کے دعوے ناروا ثابت ہوئے۔ ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چودھویں صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی دیگر دعاوی سمیت مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا جو سو فیصد جھوٹا ثابت ہوا۔

ذیل میں ہم حضرت مہدی علیہ الرضوان کی چند علامات احادیث کی روشنی میں درج کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مہدی ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔

جائے پیدائش اور جائے ہجرت!

"حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت مہدیؒ کی جگہ پیدائش مدینہ منورہ ہے اور اہل بیت میں سے ہیں اور ان کا نام وہی ہے جو میرے نبی کا ہے۔ (یعنی محمد ہے) اور آپ کی جائے ہجرت بیت المقدس ہے۔ (نعیم بن حماد)

حضرت علیؓ کے اس فرمودہ سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوگی اور جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی جب کہ مرزا صاحب کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور بیت المقدس جانا انہیں نصیب نہیں ہوا۔

حضرت مہدی اور آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی

"حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کے اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک . . . مجھ سے میری نسل میں سے یا یہ فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح اس وقت سے پہلے تمام روئے زمین ظلم و جور سے بھری تھی۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نام نامی اسم گرامی محمد اور والد محترم کا نام عبد اللہ ہوگا۔ جب کہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا اور والد کا نام غلام مرتضیٰ ان ناموں کے درمیان کیا جوڑ؟

حلیہ اور خاندان

حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نسلی تعلق آنحضرت ﷺ سے ہوگا اور وہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

" حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے روشن کشادہ پیشانی اونچی ناک والے" (ابوداؤد)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت مہدیؒ میری نسل اور حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

جبکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب مغل برلاس ہیں اور چہرے پر کفر کی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔

حضرت مہدی کے زمانہ میں خیر و برکت کا حال

"حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے (انسان کو سخت مصیبت اور پریشانیوں میں مبتلا کرنے والی) ایک آفت و بلا کا ذکر کیا جو اس امت کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی یہاں تک کہ کسی شخص کو ایسی پناہ گاہ نہیں ملے گی جہاں وہ (اس آفت و بلا کی صورت میں رونما ہونے والے) ظلم و ستم سے پناہ حاصل کر سکے پھر (جب ظلم و ستم اور ناانصافی کا) وہ دور اپنی حد کو پار کر جائیگا تو اللہ تعالیٰ میری اولاد اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو (جو عدل و انصاف اور علم و دانائی میں یکتا ہوگا) بھیجے گا وہ شخص زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی اس سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے (یعنی فرشتے اور انبیاء کرام کی روحیں) اور تمام زمین کے رہنے والے بھی راضی و مطمئن ہوں گے (خواہ وہ کسی جنس اور نوع سے تعلق رکھتے ہوں یہاں تک کہ جنگل کے جانور اور پانی کی مچھلیاں بھی) آسمان اپنی بارش کے قطروں میں سے کچھ پانی رکھے بغیر کثرت سے پانی برسائیگا اور زمین اپنی روئیدگی میں سے کچھ باقی رکھے بغیر سب کچھ اگا دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کی آرزو کرنے لگیں گے وہ شخص (مہدی) اس خوشحالی اور کامرانی کے ساتھ سات برس یا آٹھ برس یا نو برس زندہ رہے گا۔

(ابو داؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا زمانہ انتہائی خیر و برکت کا زمانہ ہوگا بارش بھرپور ہوگی زمین سے حاصل ہونے والی چیزیں نہایت فراوانی کے ساتھ پیدا ہوں گی ہر طرف خوشحالی چین و راحت کا دور دورہ ہوگا۔ لوگ نہایت پر مسرت زندگی گذاریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ مرے ہوئے لوگوں کے زندہ ہونے کی تمنا کرنے لگیں گے اور کہیں گے کہ کاش وہ بھی ہمارے زمانہ میں ہوتے تو انہیں بھی خوشحال زندگی کے دن دیکھنا نصیب ہوتے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؓ اہل بیت میں سے ہوں گے اور سات سال تک مسند حکومت پر متمکن رہیں گے۔

کیا مرزا صاحب کے آنے سے دنیا کو ظلم سے نجات مل گئی؟ کیا ہر طرف دنیا میں عدل و انصاف کا دور دورہ ہے؟ کیا دنیا سے شرک و معصیت کا قلع قمع ہو گیا؟ کیا مرزا صاحب کو ایک دن بھی حکومت نصیب ہوئی اور کیا وہ اہل بیت میں سے ہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً "نفی میں ہے تو تعجب ہے کہ مرزا قادیانی کے جھوٹے مہدی ہونے میں کیوں شک کیا جاتا ہے؟۔

حضرت مہدیؓ کے دور میں لوگوں کی مالی حالت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر زمانہ میں ایک خلیفہ (یعنی سلطان برحق پیدا) ہوگا جو خوب مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میری امت کے آخری زمانے میں ایک خلیفہ پیدا ہوگا جو لوگوں کو لپس بھر بھر کر مال و دولت دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔ (مسلم)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت مہدیؓ کے جود و سخا کی یہ حالت ہوگی کہ ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے مجھے کچھ عطا کیجئے چنانچہ اس کو دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر اتنا دیں گے جتنا وہ اپنے کپڑے میں بھر کر اٹھا سکے اور لے جاسکے (ترمذی)

حضرت مہدیؓ کے دور کی مزید نشانیاں

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی موت پر (ان کی جانشینی کے مسئلہ پر) اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگ کر مکہ مکرمہ آجائے گا (یہ مہدیؓ ہوں گے اور اس اندیشہ سے بھاگ کر مکہ آجائیں گے کہ کہیں ان کو خلیفہ نہ بنادیا جائے) مگر لوگ ان کے انکار کے باوجود ان کو خلافت کے لئے منتخب کریں گے چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان (بیت اللہ شریف کے سامنے) ان کے ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے

پھر ملک شام سے ایک لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا جائیگا لیکن یہ لشکر "بیداء" نامی جگہ میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے' زمین میں دھنسا دیا جائیگا پس جب لوگ ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کریں گے پھر قریش کا ایک شخص جس کی ننھیال قبیلہ بنو کلب میں ہوگی آپ کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا آپ بنو کلب کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجیں گے وہ ان پر غالب آئیگا اور بڑی محرومی ہے اس شخص کے لئے جو بنو کلب کے مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو پس حضرت مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے موافق عمل کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دیگا (یعنی اسلام کو استقرار نصیب ہوگا) حضرت مہدی' سات سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے

(ابو داؤد واحمد ابن ابی شیبہ ابو یعلی طبرانی مشکوٰۃ)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مہدی حضور ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے یعنی وہ نبی نہیں ہونگے نہ ان پر وحی نازل ہوگی نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائیگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز پڑھنا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے لئے لڑتی رہے گی اور (اپنے دشمنوں پر) غالب آئیگی قیامت (کے قریب) تک یہ سلسلہ جاری رہے گا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب حضرت عیسیٰ بن مریم (آسمان سے اتریں گے اور اس وقت مسلمان نماز کی حالت میں ہوں گے) تو امت کے امیر (امام مہدیؓ) حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ آیئے ہمیں نماز پڑھایئے لیکن حضرت عیسیٰ

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سنار اجیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

علیہ السلام ان کو جواب دیں گے امامت نہیں کروں گا بلاشبہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امام و امیر ہیں بایں سبب اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کو بزرگ و برتر قرار دیا ہے۔ (مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں کیونکہ حضرت مہدی اس نماز میں امام ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ امام اور مقتدی الگ الگ ہوتے ہیں۔

(مصنف عبد الرزاق ۳۹۹ ج ۱۱)

امام ابن قیتبہؒ کا عقیدہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قیتبہ (۲۷۶) اپنی کتاب "تاویل مختلف الحدیث" میں لکھتے ہیں

"اور جب مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے تو آنحضرت ﷺ کی کسی بات کو منسوخ نہیں کریں گے اور (اتر کر پہلی نماز میں) آپ کی امت کے امام (حضرت مہدی) سے آگے نہیں ہوں گے بلکہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

امام نوویؒ شارح مسلم کا عقیدہ

الامام الحافظ محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف النووی الشافعیؒ (۶۷۶) اپنی کتاب تہذیب الاسماء والصفات میں لکھتے ہیں۔

اور عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے اس امت کے رسول کی حیثیت سے نہیں آئینگے اور وہ ہمارے امام (مہدی) کے پیچھے نماز پڑھیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کا اعزاز ہے۔

اکابر علماء کرام کی تصریحات

امام محمد بن حسین الآبری کا عقیدہ

امام حافظ ابو الحسن محمد بن حسین (۳۶۳) مناقب شافعی میں لکھتے ہیں۔

"حضرت مہدی کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی احادیث متواتر ہیں اور کثرت کی وجہ سے مشرق و مغرب میں پھیل ہوئی ہیں اور یہ کہ وہ اہل بیت میں سے ہوں گی سات سال حکومت کریں گے، زمین کو عدل سے بھر دیں گے اور یہ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں قتل دجال کے لئے نکلیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو سرزمین فلسطین میں باب لد پر قتل کریں گے یہ کہ اس وقت حضرت مہدیؓ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

بحوالہ تہذیب الکمال ۱۱۹۴ ج ۳ فتح الباری ۴۹۳ - ۴۹۴ ج ۶ حنار امیت ص ۱۳۲)

امام محمد بن سیرین کا عقیدہ

امام محمد بن سیرین بصریؒ (۱۱۰) فرماتے ہیں۔

"حضرت مہدی وہ ہوں گے جنکی اقتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے۔

شخصیات و تاثرات

مولف مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ناشر مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد الفلاح [illegible]

نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ کراچی ۳۸

کتاب کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے ان بزرگوں اور عزیزوں سے متعلق ہے جن کی وفات پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قلم سے بے ساختہ تاثرات معرض تحریر میں آئے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ماہنامہ بینات کی ادارتی سطور "بصائر و عبر" تحریر کرنے کی ذمہ داری کا بوجھ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے کندھوں پر آگیا۔ ۹ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۹۷۹ء سے لے کر اب تک تقریباً "۶۰ شخصیات سے متعلق تفصیلی اور مختصر تاثرات ماہنامہ بینات کی زینت بنے جس میں محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت پر پانچ مضامین حضرت بنوری رحمہ اللہ، حضرت شیخ اور طحاوی شریف، الامام المجاہد فی سبیل اللہ، تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالار، حضرت شیخ اکابر کی نظر میں، میرے حضرت بنوریؒ کی چند حسین یادیں، مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ پر "محمود امتہ والدین" مولانا خیر محمدؒ پر سیدی و مرشدی کے علاوہ مولانا محمد عبد اللہ بہلوی، مولانا احتشام الحق تھانوی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا شیخ القراء قاری فتح محمد پانی پتی، شیخ التفسیر مولانا شمس الحق افغانی، ڈاکٹر عبدالحئی عارفی، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس میرٹھی، قائد اہلسنّت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، جنرل ضیاء الحق مرحوم اور مولانا مفتی نیاز محمد ختنیؒ جیسی اولوالعزم شخصیات پر اہم مضامین شامل ہیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب ان بزرگان دین کی خدمات پر خراج عقیدت اور ان کی سوانح پر ایک حسین گلدستہ ہے زندہ قومیں اپنے اسلاف اور بزرگوں کے کارناموں پر فخر محسوس کرتی ہیں اور ان کی خدمات کی روشنی میں اپنی آئندہ زندگی کا دستور العمل طے کرتی ہیں اس حوالے سے اس کتاب کا مطالعہ نئی نسل کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ رنگین ٹائٹل، عمدہ طباعت اور کمپیوٹر کتابت کا یہ گلدستہ ہر اعتبار سے جاذب نظر ہے۔

ختم نبوت KHATM-E NUBUWWAT

جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی

ہیومن رائٹس

بنیادی حقوق اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ بدر کا موقع ہے اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ اپنے والد ماجد کے ساتھ سفر کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ جارہے ہیں، راستے میں ابو جہل کے لشکر سے ٹکراؤ ہوجاتا ہے اور ابو جہل کا لشکر کہتا ہے ہم تمہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے نہیں دیں گے، اسلئے کہ تم جاؤ گے تو ہمارے خلاف ان کے لشکر میں شامل ہوگے، ہمارے خلاف جنگ کروگے۔

یہ بیچارے پریشان ہوتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کے لئے جانا تھا اور انہوں نے روک لیا۔ آخر کار انہوں نے کہا اس شرط پر تمہیں چھوڑ دیں گے کہ ہم سے وعدہ کرو۔ اس بات کا وعدہ کرو کہ جاؤ گے اور جانے کے بعد ان کے لشکر میں شامل نہیں ہوگے ہم سے جنگ نہیں کروگے۔ اگر یہ وعدہ کرتے ہو تو ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔ حضرت حذیفہؓ اور ان کے والدؓ نے وعدہ کرلیا کہ حضور ﷺ کی صرف زیارت کریں گے، ان کے لشکر میں شامل ہوکر آپ سے لڑیں گے نہیں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جب کفار کے ساتھ جنگ کا وقت آیا، اور کیسی جنگ؟ ایک ہزار مکہ مکرمہ کے مسلح سورما اور اس کے مقابلے میں ۳۱۳ نہتے، جن کے پاس ۸ تلواریں، دو گھوڑے، ستر اونٹ، ۸ تلواروں کے سوا تین سو تیرہ آدمیوں کے پاس اور تلوار بھی نہیں تھی، کسی نے لاٹھی اٹھائی ہوئی ہے کسی نے پتھر اٹھایا ہوا ہے۔ اس موقع پر ایک ایک آدمی کی قیمت تھی، ایک ایک انسان کی قیمت تھی۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ یہ نئے آدمی آئے ہیں، آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں اور ان سے زبردستی معاہدہ کرایا گیا ہے، یہ وعدہ زبردستی لیا گیا کہ تم جنگ میں شامل نہیں ہوگے تو اس واسطے ان کو اجازت دے دیجئے کہ جہاد میں شامل ہوجائیں اور جہاد بھی کونسا؟ یوم الفرقان، جس کے اندر شامل ہونے والا ہر فرد بدری بن گیا، جس کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمادیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے سارے گناہ اگلے پچھلے معاف فرمائے ہیں، اتنا بڑا غزوہ ہورہا ہے، حذیفہ بن یمانؓ چاہتے ہیں، دل مچل رہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ شامل ہوجائیں، سرکار دو عالم ﷺ کا جواب یہ ہے کہ نہیں، جو ابو جہل کے لشکر سے وعدہ کرکے آئے ہو کہ جنگ نہیں کروگے تو مومن کا کام وعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہے، لہٰذا تم اس جنگ میں شامل نہیں ہوسکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ یہ ہے کہ جب وقت پڑے، اس وقت انسان اصول کو نبھائے، یہ نہیں کہ زبان سے تو کہہ دیا کہ ہم انسانی حقوق کے علمبردار ہیں اور ہیروشیما اور ناگاساکی پر بے گناہ بچوں کو بے گناہ عورتوں کو تہہ و بالا کردیا کہ ان کی نسلیں تک معذور پیدا ہورہی ہیں اور جب جنگ کا اپنا وقت پڑجائے تو اس میں کوئی اخلاق کوئی کردار دیکھنے والا نہ ہو۔

تو نبی کریم ﷺ نے انسانی حقوق بتائے بھی اور عمل کرکے بھی دکھایا۔ کیا حقوق؟ اب سنئے:

انسانی حقوق میں سب سے پہلا حق انسان کی جان کا حق ہے۔ ہر انسان کی جان کا تحفظ انسان کا بنیادی حق ہے کہ کوئی اس کی جان پر دست درازی نہ کرے: لاتقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق کسی بھی جان کے اوپر دست درازی نہیں کی جاسکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دے دیا اور کیا حکم دے دیا کہ جنگ میں جارہے ہو، کفار سے مقابلہ ہے، دشمن سے مقابلہ ہے اس حالت میں بھی تمہیں کسی بچے پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں، کسی عورت پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں، بوڑھے پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں۔ عین جہاد کے موقع پر بھی پابندی عائد کردی گئی۔ یہ پابندی ایسی نہیں ہے کہ صرف زبانی جمع خرچ ہو، جیسا کہ میں نے ابھی بتایا کہ صرف زبانی طور پر تو کہہ دیا اور تہس نہس کردیا سارے بچوں کو بھی اور عورتوں کو بھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرام نے اس پر عمل کر دکھایا۔ ان کا ہاتھ کسی عورت پر نہیں اٹھا، ان کا ہاتھ کسی بچے پر نہیں اٹھا، ان کا ہاتھ کسی بوڑھے پر نہیں اٹھا، عمل کرکے دکھایا۔ یہ ہے جان کا تحفظ۔

مال کا تحفظ انسان کا دوسرا بنیادی حق ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل باطل کے ساتھ ناحق طریقے سے کسی کا مال نہ کھاؤ۔ اس پر

عمل کر کے کیسے دکھایا؟ یہ نہیں ہے کہ تبلیغ کر کے توجہ کر کے مال کمالئے کہ جب تک اپنے مفادات وابستہ تھے اس وقت تک بڑی دیانت تھی بڑی امانت تھی' لیکن جب معاملہ جنگ کا آیا' دشمنی ہو گئی تو اب یہ ہے کہ صاحب تمہارے اکاؤنٹس منجمد کروئیے جائیں گے۔ تمہارے اکاؤنٹس فریز کر دیئے جائیں گے' جب مقابلہ ہو گیا تو اس وقت میں حقوق انسانی غائب ہو گئے۔ اب مال کا تحفظ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مثال پیش کی وہ عرض کرتا ہوں۔ غزوہ خیبر ہے' یہودیوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے' محمد رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ خیبر پر حملہ آور ہیں اور اس خیبر کے گرد محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی آرمی پڑی ہوئی ہے خیبر کے قلعہ کے ارد گرد' خیبر کے اندر ایک بے چارا چھوٹا سا چرواہا جو اجرت پر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ خیبر سے باہر آنحضرت ﷺ کا لشکر پڑا ہوا ہے تو جا کر دیکھوں تو سہی' آپ کا نام تو بہت سنا ہوا ہے "محمد ﷺ" وہ کیا کہتے ہیں اور کیسے آدمی ہیں؟ بکریاں لے کر خیبر کے قلعے سے نکلا اور آنحضرت ﷺ کی تلاش میں مسلمانوں کے لشکر میں داخل ہوا۔ کسی سے پوچھا کہ بھائی محمد کہاں ہیں؟ ﷺ۔ تو لوگوں نے بتایا کہ فلاں خیمے کے اندر ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے یقین نہیں آیا کہ خیمے کے اندر' یہ کھجور کا معمولی سا خیمہ جھونپڑی' اس میں اتنا بڑا سردار' اتنا بڑا نبی وہ اس خیمے کے اندر ہے؟ لیکن جب لوگوں نے بار بار کہا تو اس میں چلا گیا۔ اب جب داخل ہوا تو سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما تھے' جا کر کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کیا پیغام لے کر آئے ہیں' آپ کا پیغام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے مختصراً" بتایا' توحید کے عقیدے کی وضاحت فرمائی۔ کہنے لگا کہ اگر میں آپ کے اس پیغام کو قبول کر لوں تو میرا کیا مقام ہوگا؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے' تم ہمارے بھائی ہو جاؤ گے اور جو حقوق دوسروں کو حاصل ہیں' وہ تمہیں بھی حاصل ہوں گے۔ کہنے لگا آپ مجھ سے ایسی بات کرتے ہیں' مذاق کرتے ہیں ایک کالا بھجنگ چرواہا سیاہ فام' میرے بدن سے بدبو اٹھ رہی ہے' اس حالت کے اندر آپ مجھے سینے سے لگائیں گے' فرمایا کہ ہاں ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے۔ فرمایا کہ ہاں ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے۔ کہا اگر آپ مجھے سینے سے لگائیں گے اور یہاں تو مجھے دھتکارا جاتا ہے' میرے ساتھ اہانت آمیز برتاؤ کیا جاتا ہے تو آپ یہ جو مجھے سینے سے لگائیں گے تو کس وجہ سے لگائیں گے؟ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا' اللہ کی مخلوق اللہ کی نگاہ میں سب بندے برابر ہیں' اس واسطے ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے۔ کہا کہ اگر میں آپ کی بات مان لوں مسلمان ہو جاؤں' تو میرا انجام کیا ہوگا۔ تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اسی جنگ کے اندر مر گئے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہاری اس چہرے کی سیاہی کو تابانی سے بدل دے گا اور تمہارے جسم کی بدبو کو خوشبو سے بدل دے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے جب یہ فرمایا' اس اللہ کے بندے کے دل پر اثر ہوا کہ اگر آپ یہ فرماتے ہیں تو اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ' عرض کیا کہ میں مسلمان ہو گیا' اب جو حکم آپ دیں وہ کرنے کو تیار ہوں۔ سنئے! سرکار دو عالم ﷺ نے سب سے پہلا حکم اس کو کیا دیا؟ یہ نہیں دیا کہ نماز پڑھو' یہ نہیں دیا کہ روزہ رکھو' پہلا حکم یہ دیا کہ جو کسی کی بکریاں تم چرانے کے لئے لے کر آئے ہو یہ تمہارے پاس امانت ہیں' پہلے ان بکریوں کو واپس دے آؤ اور اس کے بعد آ کر پوچھنا کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ بکریاں کس کی؟ یہودیوں کی' جن کے اوپر حملہ آور ہیں' جن کے ساتھ جنگ کی [illegible] ہیں لیکن تم لے کر آئے ہو ایک معاہدہ کے تحت۔ اور اس معاہدہ کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے مال کا تحفظ معاہدہ کا تحفظ کیا جائے' یہ ان کا حق ہے' لہٰذا ان کو پہنچا کر آؤ۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ بکریاں تو ان دشمنوں کی ہیں جو آپ کے خون کے پیاسے ہوئے ہیں اور پھر آپ واپس لوٹاتے ہیں' فرمایا کہ ہاں! پہلے ان کو واپس لوٹاؤ۔ چنانچہ بکریاں واپس لوٹائی گئیں۔ کوئی مثال پیش کرے گا کہ عین میدان جنگ میں عین حالت جنگ کے اندر انسانی مال کے تحفظ کا حق ادا کیا جا رہا ہو؟ جب بکریاں واپس کر دیں' تو عرض کی اب کیا کروں؟ فرمایا کہ نہ تو نماز کا وقت ہے کہ تمہیں نماز پڑھواؤں' نہ رمضان کا مہینہ ہے کہ روزے رکھواؤں' نہ تمہارے پاس مال ہے کہ زکوٰۃ دلواؤں۔ ایک ہی عبادت اس وقت ہو رہی ہے جو کہ تلوار کے چھاؤں کے نیچے ادا کی جاتی ہے وہ ہے جہاد' اس میں شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اس میں شامل ہو گیا' اس کا اسود راعی نام آتا ہے۔ جب جہاد ختم ہوا تو آنحضرت ﷺ کا معمول تھا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد دیکھنے جایا کرتے تھے کہ کون زخمی ہوا' کون شہید ہوا' تو دیکھا کہ ایک جگہ صحابہ کرام کا مجمع لگا ہوا ہے۔ آپس میں صحابہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کون آدمی ہے؟ حضور ﷺ نے پوچھا کیا معاملہ ہے تو صحابہ کرامؓ نے بتلایا کہ یہ ایسے شخص کی لاش ملی ہے کہ جس کو ہم میں سے کوئی پہچانتا نہیں۔ آپ ﷺ نے قریب پہنچ کر دیکھا اور فرمایا تم نہیں پہچانتے' میں پہچانتا ہوں اور میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو جنت الفردوس کے اندر کوثر و تسنیم سے غسل دیا ہے اور اس کے چہرے کی سیاہی کو تابانی سے بدل دیا ہے' اس کے جسم کی بدبو کو خوشبو سے تبدیل فرما دیا ہے۔ یہ بات کہ مال کا تحفظ ہو' محض کہہ دینے کی بات نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے کر کے دکھایا۔ کافر کے مال کا تحفظ دشمن کے مال کا تحفظ' جو معاہدے کے تحت ہو۔ یہ مال کا تحفظ ہے۔

تیسرا انسان کا بنیادی حق یہ ہے کہ اس کی آبرو محفوظ ہو۔ آبرو کے تحفظ کا نعرہ لگانے والے بہت ہیں، لیکن یہ پہلی بار محمد رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ انسان کی آبرو کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ پیٹھ پیچھے اس کی برائی نہ کی جائے، غیبت نہ کی جائے۔ آج بنیادی حقوق کا نعرہ لگانے والے بہت، لیکن کوئی اس بات کا اہتمام کرے کہ کسی کا پیٹھ کے پیچھے ذکر برائی سے نہ کیا جائے، غیبت کرنا بھی حرام، غیبت سننا بھی حرام اور فرمایا کہ کسی انسان کے دل کو نہ توڑا جائے۔ یہ انسان کے لئے گناہ کبیرہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ افقہ الصحابہ حضور ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے ہیں، طواف کے دوران آنحضرت ﷺ نے کعبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیت اللہ تو کتنا مقدس ہے، کتنا مکرم کتنا معظم ہے، یہ الفاظ فرمائے پھر عبداللہ بن مسعودؓ سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ کعبۃ اللہ بڑا مقدس بڑا مکرم بڑا معظم ہے، لیکن اس کائنات میں ایک چیز ایسی ہے کہ اس کا تقدس اس کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے اور وہ چیز کیا؟ ایک مسلمان کی جان مال اور آبرو کہ اس کا تقدس کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔ اگر کوئی شخص دوسرے کی جان پر مال پر آبرو پر ناحق حملہ آور ہوتا ہے تو سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ کعبہ کے ڈھانے سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے یہ نبی کریم ﷺ نے حق دیا۔

جو انسان کے بنیادی حقوق ہیں وہ ہیں جان مال اور آبرو، ان کا تحفظ ضروری ہے۔ پھر انسان کو دنیا میں جینے کے لئے معاش کی ضرورت ہے، روزگار کی ضرورت ہے۔ اس کے بارے میں فرمایا کسب معاش کا تحفظ۔ یہ نبی کریم ﷺ نے انسان کا جو حق بتایا، کہا کسی انسان کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنی دولت کے بل بوتے پر دوسروں کے لئے معاش کے دروازے بند کرے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ اصول بیان فرمایا۔ ایک طرف تو یہ فرمایا، جس کو کہتے ہیں فریڈم آف کنٹریکٹ۔ معاہدے کی آزادی بھی جو چاہے معاہدہ کرو، لیکن فرمایا ہر وہ معاہدہ جس کے نتیجے میں معاشرے کے اوپر خرابی واقع ہوتی ہو، ہر وہ معاہدہ جس کے نتیجے میں دوسرے آدمی پر رزق کا دروازہ بند ہوتا ہو وہ حرام ہے، فرمایا لا یبیع حاضر لباد کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے۔ ایک آدمی دیہات سے مال لے کر آیا مثلاً "زرعی پیداوار" ترکاریاں لے کر آیا شہر میں فروخت کرنے کے لئے تو فرمایا کہ شہری اس کا آڑھتی نہ بنے، اس کا وکیل نہ بنے۔ بھائی کیا حرج ہے اگر دو آدمیوں کے درمیان آپس میں معاہدہ ہوتا ہے کہ میں تمہارا مال فروخت کروں گا، تمہارے سے اجرت لوں گا تو اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے یہ بتایا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جو شہری ہے، وہ جب مال لے کر بیٹھ جائے گا تو احتکار کرے گا اور بازار کے اوپر اپنی مونا پلی قائم کرے گا، اجارہ داری قائم کرے گا۔ اس اجارہ داری قائم کرنے کے نتیجے میں دوسرے لوگوں پر معیشت کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اس واسطے فرمایا لا یبیع حاضر لباد تو کسب معاش کا حق ہر انسان کا ہے کہ کوئی بھی شخص وہ اپنی دولت کے بل بوتے پر دوسرے کے لئے معیشت کے دروازے بند نہ کرے۔ یہ نہیں کہ سود کما کما کر، قمار کھیل کھیل کر، گیمبلنگ کر کر کے، سٹہ کھیل کھیل کر آدمی نے اپنے لئے دولت کے انبار جمع کر لئے اور دولت کے انباروں کے ذریعے سے وہ پورے بازار کے اوپر قابض ہو گیا، کوئی دوسرا آدمی اگر کسب معاش کے لئے داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے دروازے بند ہیں۔ یہ نہیں، بلکہ کسب معاش کا تحفظ نبی کریم ﷺ نے تمام انسانوں

مکتبہ لدھیانوی کی نئی پیشکش

شخصیات و تاثرات شائع ہو گئی ہے

مکتبہ لدھیانوی نے حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے معرکۃ الآرا مقالات، علمی اور تحقیقی مضامین کو "مقالات یوسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔

بحمد للہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی "شخصیات و تاثرات" کے نام سے شائع ہو چکی ہے جس میں حضرت مدظلہ نے اپنے ہم عصر علماء، اکابر، مشائخ اور بزرگان دین کا نہایت ہی محبت و عقیدت سے تعارف و تذکرہ فرمایا ہے۔ جو بلا مبالغہ حضرت مدظلہ کا اپنے اکابر اور ہم عصروں کے نام شاندار خراج تحسین اور نصف صدی کی حسین یادوں کا نفیس ترین مرقع ہے۔ قیمت سر۱۵۰ روپے

تاجر حضرات اور دینی طلبہ کے لئے خصوصی رعایت ہوگی۔ آج ہی رابطہ کریں۔ وی پی ہرگز نہیں ہوگی۔

رابطے کیلئے: عتیق الرحمن

مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

کا بنیادی حق قرار دیا اور فرمایا دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم ببعض لوگوں کو چھوڑ دو کہ اللہ ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے رزق عطا فرمائیں گے۔ یہ کسب معاش کا تحفظ ہے۔ جتنے میں حقوق عرض کر رہا ہوں' یہ نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے متعین فرمائے اور متعین فرمانے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل بھی کر کے دکھایا۔

عقیدے اور دیانت کے اختیار کرنے کا تحفظ' کہ اگر کوئی شخص کوئی عقیدہ اختیار کئے ہوئے ہے تو اس کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے کہ کوئی زبردستی جاکر مجبور کر کے اسے دوسرا دین اختیار کرنے پر مجبور کرے لا اکراہ فی الدین دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ دین کے اندر کوئی جبر نہیں۔ اگر ایک عیسائی ہے تو عیسائی رہے' ایک یہودی ہے تو یہودی رہے' قانوناً" اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی۔ اس کو تبلیغ کی جائے گی دعوت دی جائے گی' اس کو حقیقت حال سے سمجھانے کی کوشش کی جائے گی' لیکن اس کے اوپر یہ پابندی نہیں ہے کہ زبردستی اس کو اسلام میں داخل کیا جائے ہاں البتہ اگر ایک مرتبہ اسلام میں داخل ہو گیا اور اسلام میں داخل ہو کر اسلام کے محاسن اس کے سامنے آئے' تو اب اس کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ دارالسلام میں رہتے ہوئے وہ اس دین کو برملا چھوڑ کر ارتداد کا راستہ اختیار کرے۔ اس واسطے کہ اگر وہ ارتداد کا راستہ اختیار کرے گا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ معاشرے میں فساد پھیلائے گا اور فساد کا علاج آپریشن ہوتا ہے لہٰذا اس فساد کا آپریشن کر دیا جائے گا اور معاشرے میں اس کو فساد پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کسی کی عقل میں بات آئے یا نہ آئے' کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے' میں پہلے کہہ چکا ہوں ان معاملات کے اندر محمد رسول اللہ ﷺ نے بنیاد فراہم فرمائی ہے۔ حق وہ ہے جسے اللہ مانے' حق وہ ہے جسے محمد رسول ﷺ مانیں' اس سے باہر حق نہیں ہے۔ اس لئے ہر شخص عقیدے کو اختیار کرنے میں شروع میں آزاد ہے' ورنہ اگر یہ حکم نہ ہوتا مرتد ہونے کی سزا کا حکم نہ ہوتا مرتد ہونا جرم نہ ہوتا تو اسلام کے دشمن اسلام کو بازیچہ اطفال بناکر دکھلاتے۔ کتنے لوگ تماشا دکھانے کے لئے اسلام میں داخل ہوتے اور نکلتے؟ قرآن کریم میں ہے لوگ یہ کہتے ہیں صبح کو اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شام کو کافر ہو جاؤ تو یہ تماشا بنادیا گیا ہوتا۔ اس واسطے دارالاسلام میں رہتے ہوئے ارتداد کی گنجائش نہیں دی جائے گی' اگر واقعتا" دیانت داری سے تمہارا کوئی عقیدہ ہے تو پھر دارالاسلام سے باہر جاؤ' باہر جاکر جو چاہو کرو' لیکن دارالاسلام میں رہتے ہوئے فساد پھیلانے کی اجازت نہیں۔

تو غرض موضوع تو بڑا طویل ہے لیکن پانچ مثالیں میں نے آپ حضرات کے سامنے پیش کی ہیں ا... جان کا تحفظ' ۲... مال کا تحفظ' ۳... آبرو کا تحفظ' ۴... عقیدے کا تحفظ' ۵... کسب معاش کا تحفظ۔ انسان کی پانچ بنیادی ضروریات ہیں۔ یہ پانچ مثالیں میں نے پیش کیں' لیکن ان پانچ مثالوں میں جو بنیادی بات غور کرنے کی ہے کہ کہنے والے تو اس کے بہت ہیں' لیکن اس کے اوپر عمل کر کے دکھانے والے محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے غلام ہیں۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے دور کا واقعہ ہے کہ بیت المقدس میں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ان کے جان و مال آبرو کا تحفظ کیا جائے' تو ایک موقعہ پر ضرورت پیش آئی بیت المقدس سے فوج بلا کر کسی اور محاذ پر بھیجنے کی۔ زبردست ضرورت داعی تھی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ بھائی بیت المقدس میں جو کافر رہتے ہیں' ہم نے ان کے تحفظ کی ذمہ داری لی ہے۔ اگر فوج کو یہاں سے ہٹالیں گے تو ان کا تحفظ کون کرے گا؟ ہم نے ان سے اس کام کے لئے جزیہ لیا ہے' لیکن ضرورت بھی شدید ہے تو سارے غیر مسلموں کو بلا کر کہا بھائی ہم نے تمہاری ذمہ داری لی تھی' اس کی خاطر تم سے یہ ٹیکس بھی وصول کیا تھا' اب ہمیں ضرورت شدید پیش آگئی ہے' جس کی وجہ سے ہم تمہارا تحفظ کماحقہ نہیں کر سکتے اور فوج کو یہاں نہیں رکھ سکتے' لہٰذا فوج کو ہم دوسری جگہ ضرورت کی خاطر بھیج رہے ہیں تو جو ٹیکس تم سے لیا گیا تھا وہ سارا تم کو واپس کیا جاتا ہے۔ یوں ذمہ داری ادا کی جارہی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی ہیں جن پر کہنے والے ظالموں نے کیسے کیسے بہتان کی بارش کی ہے' ان کا واقعہ ابوداؤد میں موجود ہے کہ روم کے ساتھ لڑائی کے دوران معاہدہ ہو گیا' جنگ بندی ہو گئی' ایک خاص تاریخ تک یہ طے ہو گیا کہ سیز فائر رہے گا جنگ بندی رہے گی' کوئی آپس میں ایک دوسرے پر حملہ نہیں کرے گا۔ حضرت معاویہؓ بڑے دانش مند بزرگ تھے' انہوں نے یہ سوچا کہ جس تاریخ کو معاہدہ ختم ہو رہا ہے' اس تاریخ کو فوجیں لے کر جاکر سرحد کے پاس ڈال دیں کہ ادھر آفتاب غروب ہو گا اور تاریخ بدلے گی' ادھر حملہ کردیں گے' کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ دشمن کو یہ خیال ہو گا کہ جب جنگ بندی کی مدت ختم ہوگی' کہیں دور سے چلیں گے' چلنے کے بعد یہاں پہنچیں گے تو وقت لگے گا تو اس واسطے انہوں نے سوچا کہ پہلے فوج لے جاکے ڈال دیں۔ چنانچہ وہاں فوج لے جاکر ڈال دی اور ادھر اس تاریخ کا آفتاب غروب ہوا جو جنگ بندی کی تاریخ تھی اور ادھر انہوں نے حملہ کردیا' روم کے اوپر یلغار کردی اور وہ بے خبر اور غافل تھے' اس واسطے جاتے بہت تیزی کے ساتھ فتح کرتے چلے گئے۔ زمین کی زمین خطے فتح ہو رہے ہیں جاتے جاتے جب آگے بڑھ رہے ہیں تو پیچھے سے دیکھا گھوڑے پر ایک شخص سوار دور سے سرپٹ چلا آرہا ہے اور آواز لگا رہا ہے قفوا عباداللہ قفوا عباداللہ اللہ کے بندو رکو! اللہ کے بندو رکو! حضرت معاویہؓ رک گئے' دیکھا کون ہے تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ قریب تشریف لائے تو فرمایا وفاء لا

غدر مومن کا شیوہ وفاداری ہے غداری نہیں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا میں نے کوئی غداری نہیں کی۔ جنگ بندی کی مدت ختم ہونے کے بعد حملہ کیا تو حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا میں نے ان کانوں سے محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے من کان بینه و بین قوم عهد فلا یحلنه ولا یشدنده حتی یمضی امده او ینبذه علی سواء کہ جب کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کے اندر کوئی ذرا سا بھی تغیر نہ کرے، نہ کھولے نہ باندھے، یہاں تک کہ اس کی مدت نہ گزر جائے اور یا ان کے سامنے کھل کر بیان نہ کر دے کہ آج سے ہم تمہارے معاہدے کے پابند نہیں ہیں۔ اور آپ نے معاہدہ کے دوران سرپر فوجیں لا کر ڈال دیں اور شاید اندر بھی تھوڑا بہت گھس گئے ہوں تو اس واسطے آپ نے یہ معاہدے کی خلاف ورزی کی اور یہ جو آپ نے علاقہ فتح کیا ہے یہ اللہ کی مرضی کے مطابق نہیں ہے۔ اب اندازہ لگایئے حضرت معاویہؓ فتح کے نشے میں جا رہے ہیں، ساری فوج کے لئے حکم جاری کر دیا کہ ساری فوج واپس لوٹ جائے اور یہ مفتوحہ علاقہ خالی کر دیا جائے۔ چنانچہ پورا مفتوحہ علاقہ خالی کر دیا۔ دنیا کی تاریخ اس کی مثال نہیں پیش کر سکتی کہ کسی فاتح نے اپنے مفتوحہ علاقے کو اس وجہ سے خالی کیا ہو کہ اس معاہدے کی پابندی کے اندر ذرا سی اونچ رہ گئی تھی، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، انہوں نے یہ کر کے دکھایا۔

بات تو جتنی بھی طویل کی جائے ختم نہیں ہو سکتی، لیکن خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی حقوق کی بنیادیں فراہم کی ہیں کہ کون انسانی حقوق کا تعین کرے گا کون نہیں کرے گا۔ دوسری بات یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حقوق بیان فرمائے ان پر عمل کر کے دکھایا۔ حقوق ہی وہ متعین کئے گئے جن پر عمل کیا جائے، کہنے کے لئے نہیں۔

آج کہنے کے لئے ہیومن رائٹس کے بڑے شاندار چارٹر چھاپ کر دنیا بھر میں تقسیم کر دیئے گئے کہ جی یہ ہیومن رائٹس چارٹر ہیں، لیکن یہ ہیومن رائٹس چارٹر کے بنانے والے اپنے مفادات کی خاطر مسافر بردار طیارہ، جس میں بے گناہ افراد سفر کر رہے ہیں، اس کو گرا دیں، اس میں ان کو کوئی باک نہیں ہوتا اور مظلوموں کے اوپر مزید ظلم و ستم کے شکنجے کسے جائیں، اس میں کوئی باک نہیں ہوتا۔ ہیومن رائٹس اسی جگہ پر مجروح نظر آتے ہیں جہاں اپنے مفادات کے اوپر کوئی زد پڑتی ہو اور جہاں اپنے مفادات کے خلاف ہو تو وہاں ہیومن رائٹس کا کوئی تصور نہیں آتا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہیومن رائٹس کے قائل نہیں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمیں اس حقیقت کو صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جو باطل پروپیگنڈہ ہے اس کی حقیقت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھئے کہ بعض لوگ اس پروپیگنڈے سے مرعوب ہو کر، مغلوب ہو کر یہ معذرت خواہانہ انداز ہاتھ جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ نہیں صاحب! ہمارے ہاں تو یہ بات نہیں ہے، ہمارے ہاں تو اسلام نے فلاں حق دیا ہے اور اس کام کے لئے قرآن کو سنت کو توڑ مروڑ کر کسی نہ کسی طرح ان کی مرضی کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو یاد رکھئے ولن ترضی عنک الیهود ولا النصاری حتی تتبع ملتهم قل ان هدی الله هو الهدی جب تک اس پر نہیں آجاؤ گے، اس امر کے اوپر نہیں آجاؤ گے کہ کتنا ہی کوئی اعتراض کرے، لیکن ہدایت وہی ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے عطا فرمائی، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، کبھی ان نعروں سے مرعوب نہ ہوں، کبھی ان نعروں سے مغلوب نہ ہوں، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

توہین رسالت کرتے ہو
یہ کیسی ذلالت کرتے ہو
ظالم سے بڑھ کر ظالم ہو
ظالم کی حمایت کرتے ہو
جو لوگ خدا کے دشمن ہیں
تم ان کی وکالت کرتے ہو
حق بات جو کہتے ہیں ان کو
بے وجہ ملامت کرتے ہو
تم بھول کے اپنے رازق کو
غیروں کی عبادت کرتے ہو
اغیار کی مرضی پر چل کر
تم لوگ حکومت کرتے ہو

کلام :- اکرم درویش

اخبارِ ختمِ نبوّت

مرزا طاہر ڈش انٹینا کے ذریعے اپنے باطل دین کی تبلیغ کرنا ترک کر دے۔ مولانا حفیظ الرحمان

ٹنڈو آدم (پ۔ر) مرزا طاہر اپنے جھوٹے اور باطل دین کی تبلیغ کے لئے ڈش انٹینا کو استعمال کر رہا ہے۔ ہم اسے چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ڈش انٹینا کو اپنی تبلیغ کے لئے استعمال کرنا چھوڑ کر عوامی اجتماعات میں ہمارا مقابلہ کرے۔ حق اور باطل کا فرق اس کے سامنے واضح ہو جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ مولانا نے مرزا طاہر کے آٹھ لاکھ افراد کو قادیانی بنانے کے دعوے کو سفید جھوٹ قرار دیا اور فرمایا کہ مرزا طاہر کو جھوٹ بولنے کی عادت اپنے دادا کذاب وقت مرزا غلام احمد قادیانی سے ورثے میں ملی ہے۔ مرزا طاہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی بھی مبلغ کے مقابلے میں آکر اپنی سچائی کا اندازہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے مرزا طاہر کے مناظرے کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اسے دعوت دی کہ وہ جہاں چاہے ہم وہاں اس سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مولانا حفیظ الرحمان نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کی جانے والی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا اور عوام کو دعوت دی کہ وہ اس جماعت کا ساتھ دیں اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ مرزا طاہر ڈش انٹینا کے ذریعے تبلیغ اور مباہلے کا چیلنج صرف اس لئے دے رہا ہے تا کہ قادیانیوں کے اصل علاج قتل سے مسلمانوں کی توجہ ہٹا دے۔ مرزا طاہر کو یاد رکھنا چاہئے کہ پہلے بھی، اب بھی اور آئندہ بھی قادیانیوں کا علاج صرف قتل سے ہو گا۔

انسانی حقوق کمیشن کا توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا مطالبہ غیر آئینی اور غیر شرعی ہے

کراچی (پ۔ر) حکومت انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان پر فوری طور پر پابندی عائد کرے اور پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے جرم میں جسٹس (ریٹائرڈ) دراب پٹیل اور سلیم عاصمی کے خلاف مقدمہ چلائے۔ یہ لوگ ملک میں بدامنی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد مسلمانان پاکستان کو اشتعال دلا کر حکومت کے خلاف اکسانا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلاء پینل کے چیرمین نے اپنے ایک بیان کے ذریعے کیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے افراد کے توہین رسالت کے قانون کے خلاف کسی بھی قسم کا بیان دینے پر پابندی عائد کرے۔ انہوں نے حکومت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ یہ افراد بیرونی طاقتوں کے اشارے پر ملک میں جاری خانہ جنگی کو اور بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کمیشن کے وائس چیرمین سلیم عاصمی کے بیان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ اس کا توہین رسالت کے قومی اسمبلی اور سینٹ سے منظور شدہ قانون کو برا قانون کہنا پورے ملک کی نمائندگی کرنے والی قومی اسمبلی، سینٹ اور کروڑوں مسلمانوں کی توہین کے زمرے میں آتا ہے اور شرعی اور پر بھی وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ ایسے افراد جنہوں نے قومی اسمبلی اور سینٹ سے منظور شدہ قانون کو برا قانون کہا ہے وہ ملکی قوانین کا مذاق اڑا کر ملک سے غداری کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ افراد اسلام کے بنیادی قوانین کا اور خصوصاً ان قوانین کا جن کا آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس سے براہ راست تعلق ہے ان کا مذاق اڑا کر بدترین مجرم بن گئے ہیں۔ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے اور اسلام کا قلعہ کہلانے والے ملک میں ایسے افراد کا وجود ناقابل برداشت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کہ صرف پاکستان ہی میں نہیں برطانیہ میں بھی ۱۸۶۰ء سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں توہین رسالت کا قانون نافذ العمل ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے افراد کو برطانیہ میں اس قانون کے تحت سزا دی جاتی ہے۔ لیکن جب مسلمانان پاکستان آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو سزائے موت دینے کا قانون بناتے ہیں تو یہ لوگ اپنے بیرونی آقاؤں کی شہ پر اس قانون کا مذاق اڑاتے ہیں۔ چیرمین وکلاء پینل نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ دراب پٹیل اور سلیم عاصمی پر ملک سے غداری کے الزام میں فوری طور پر مقدمہ چلائے اور انہیں قرار واقعی سزا دے اور ان کی پاکستانی شہریت فوری طور پر منسوخ کرے۔

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

ہم مرزا طاہر سے دنیا کے کسی حصے میں مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں

مرزا طاہر کا دنیا کے ہر کونے میں مقابلہ کیا جائے گا' ٹنڈو آدم اور شہداد پور میں منعقدہ کانفرنسوں سے علماء کا خطاب

ہم مرزا طاہر سمیت ہر قادیانی کے ساتھ دنیا کے کسی بھی حصے میں مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ مرزا طاہر کو اپنے اور اپنے باپ دادا کے جھوٹا ہونے کا اتنا یقین ہے کہ وہ اپنے باپ دادا جیسی موت مرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے ٹنڈو آدم اور شہداد پور میں مختلف کانفرنسوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم نے اپنے قادیانیت شکن بیانات میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دادا کی پنشن لے کر بھاگ گیا تھا۔ جو شخص اپنے دادا کی امانت کی حفاظت نہیں کر سکا وہ بھلا وحی کی حفاظت کا اہل ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم نے تمام قادیانیوں کو بالعموم اور مرزا طاہر کو بالخصوص چیلنج دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ اگر سچا ہے تو اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے اللہ سے صرف اتنی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مرزا غلام احمد قادیانی جیسی موت نصیب فرمائے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ مرزا طاہر سمیت کسی ایک قادیانی میں بھی اس بات کی ہمت نہیں ہے۔ حضرت اقدس نے مرزا طاہر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی اور قادیانی کو ہو سکتا ہے اپنے جھوٹا ہونے کا یقین نہ ہو لیکن مرزا طاہر کو اپنے جھوٹا ہونے کا سو فیصد یقین ہے اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کا باپ اور دادا دونوں جھوٹے تھے لیکن مرزا طاہر ذاتی مفادات کی خاطر اپنے جھوٹا ہونے کا اقرار کرنے سے گریزاں ہے۔ حضرت اقدس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ کلمات کے حوالے سے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو "محمد رسول اللہ" لکھ کر وہ کام کیا ہے جو مسیلمہ کذاب سے لے کر کانے دجال تک کسی نے بھی نہیں کیا ہے اور نہ کوئی کرے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو توہین آمیز کلمات اپنی کتابوں میں لکھے ہیں جو شخص بھی ان کا قائل ہوگا وہ مرتد اور واجب القتل ٹھہرے گا۔ حضرت اقدس نے قادیانیوں کے کفر کو عیسائیوں' ہندوؤں اور سکھوں کے کفر سے بھی زیادہ سخت کفر قرار دیا اور فرمایا کہ عیسائی' ہندو اور سکھ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے لیکن قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

ڈش انٹینا کے ذریعے تبلیغ کرنا جھوٹے نبی کے پیروکاروں کا طریقہ ہے۔ مولانا احمد میاں حمادی

مرزائیوں کے کفر کی گندگی ڈش انٹینا کے ذریعے ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ مرزا طاہر نے اپنے جھوٹے دین کی تبلیغ کے لئے ایسی چیز کا انتخاب کیا ہے جو سراسر عریانی اور فحاشی پھیلانے کا ذریعہ ثابت ہو رہی ہے۔ تمام مسلمانوں کو فوری طور پر فتنہ قادیانیت کا سدباب کرنے کا کام شروع کر دینا چاہئے ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر حضرت مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ نے ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ قادیانیوں کا کفر آج ڈش انٹینا کے ذریعے گھر گھر پہنچ رہا ہے اگر مسلمان بے خبر رہے تو ان کی آنے والی نسلیں اس خبیث فتنے کا شکار ہو جائیں گی۔

عیسائیوں کے ناپاک عزائم

کراچی۔ پاکستان میں عیسائیوں کی سرگرمیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں میں جہاد کی روح ختم کرنے کے لئے عیسائیوں نے بھرپور انداز میں کام شروع کر دیا ہے۔ اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے جو سازشیں کی جا رہی ہیں نام نہاد مسلمانوں کی تائید بھی انہیں حاصل ہے۔ پنجاب کے کئی علاقوں میں مسیحی سینٹروں نے کام شروع کر دیا ہے اور غریب دیہاتیوں میں مفت ادویات فراہم کرنے کے علاوہ ٹیوشن پڑھانے اور دیگر طریقوں سے انہیں قریب لایا جا رہا ہے۔ مسلمان گھرانے اپنی مجبوریوں اور معاشی محرومیوں کے باعث مرتد بنتے جا رہے ہیں اور کئی گھرانے منافق بنا دیئے گئے ہیں۔

KHATME NUBUWWAT

اہل اسلام کو مبارک باد مناظرہ کے بعد ۱۳ قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے

ہماری دعوت

مرزائی قادیانی کی جھوٹی نبوت پر لعنت بھیجیں اور محمد عربی ﷺ کی سچی غلامی میں آجائیں دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔

مسلمانوں کی عظیم فتح

اور قادیانیوں کی شکست فاش بمقام عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ

مرزائی مناظرہ اور اس کے ساتھی میدان مناظرہ میں تحریری معاہدہ کے مطابق حدیث نہ پیش کرسکے۔ علماء اسلام اور علاقہ کے مسلمان میدان میں انتظار کرتے رہے آخر کار ایک مرزائی نمائندہ نے مرزائی مناظر کے نہ آنے پر معذرت کرلی اور حدیث صحیحہ کی بجائے چند اقوال پیش کئے وہ بھی فوٹو اسٹیٹ کاغذ کی صورت میں جبکہ شرائط میں حدیث کی کتاب سے عبارت حدیث دکھانا تھی۔ ثالث مناظرہ نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ لکھ دیا۔

تحصیل سلانوالی سے تقریباً ۲۲ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں عنایت پور بھٹیاں میں ۵۔ ۸۔ ۹۴ کو حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مسلمانوں کی طرف سے مولانا غلام محمد صاحب خطیب جامع مسجد عنایت پور بھٹیاں ار قادیانی مناظر احمد خان اور اس کے ساتھیوں کے درمیان مناظرہ ہوا۔ قادیانی لاجواب ہوئے۔ مولانا کے دلائل بہت مضبوط تھے۔

بعد ازاں ۱۳۔ ۱۴ مئی ۱۹۹۵ء "ختم نبوت" کے موضوع پر مناظرہ ہوا اور مرزائیوں کو لاجواب ہونا پڑا۔ پھر ۲۵ مئی ۹۵ء کو "مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت" کے موضوع پر مناظرہ مرزائی مناظر جاوید اقبال اور مولانا غلام محمد خطیب جامع مسجد عنایت پور بھٹیاں کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں مولانا غلام محمد نے ثابت کردیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ہر دعویٰ میں جھوٹا ہے حدیث نبوی ﷺ کے مطابق کذاب دجال ہے اپنی تحریروں کے مطابق شریف انسان بھی نہیں ہے۔

بعد ازاں طے پایا ۲۲ر ۶ر ۹۵ کو مرزائی مربی جاوید اقبال نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کے مطابق حدیث صحیحہ سے ثابت کرنا ہے۔ کہ "مسیح موعود" چودھویں صدی کے سر پر آئے گا۔ اور چودھویں صدی کا مجدد بھی ہوگا۔ اس موقع پر مرزائی مربی جاوید اقبال ثابت تو کیا کرتا وہ اس تاریخ کو موقع پر بھی نہ آیا۔ اور مناظرہ کے ثالث خان عابد خان صاحب بھی نہ آسکے۔

مرزائیوں نے حدیث ثابت کرنے کیلئے ۲۸ر ۶ر ۱۹۹۵ء تک مہلت طلب کی۔ تحریری طور پر طے پایا ۲۸ر ۶ر ۹۵ صبح ۹ بجے مرزائی مربی جاوید اقبال اور اس کے ساتھی حدیث صحیحہ دکھائیں گے۔

۲۸ر ۶ر ۹۵ء کو مرزائیوں نے حدیث صحیحہ دکھانی تھی کہ "مسیح موعود" چودھویں صدی کے سر پر آئے گا۔ وہی اس صدی کا مجدد بھی ہوگا۔ مرزائی مربی جاوید اقبال اور اس کے ساتھی مرزائی میدان میں نہ آئے جبکہ مسلمانوں کی طرف سے مولانا غلام محمد صاحب عنایت پور' مولانا محمد ابراہیم صاحب چنیوٹ' مولانا محمد الیاس صاحب ابن مناظر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی' سید خالد مسعود شاہ گیلانی ابن رفیق امیر شریعت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار رحمتہ اللہ علیہ سلانوالی' مولانا مشتاق احمد صاحب چنیوٹ' قاری محمد جمیل رحیمی' معززین علاقہ رائے امیر عبداللہ بھٹی نمبردار' رائے لیاقت حیات بھٹی' رائے محمد اسحاق بھٹی' رائے محمد شریف بھٹی' رائے امتیاز احمد خان بھٹی' رائے ذوالفقار بھٹی' رائے محمد اسلم بھٹی' اور چک منگلہ' ڈاور' لالیاں' سلانوالی و دیگر علاقہ بھر کے مسلمان شریک تھے' اور پولیس موقع پر موجود رہی۔ قادیانیوں کی طرف سے رائے غلام احمد بھٹی' رائے مبشر احمد بھٹی' رائے طارق احمد بھٹی موقع پر موجود تھے۔

مرزائی مناظر تو میدان میں نہ آئے بلکہ اپنے نمائندہ رائے غلام احمد بھٹی کے ذریعہ نہ آنے کا عذر کیا۔ ثالث عابد خان کے اصرار پر کہ آج فیصلہ کا دن ہے۔ مزید مہلت نہیں مل سکتی تم لوگ اپنے تحریری معاہدہ کے مطابق حدیث پیش کرو۔ مگر وہ ایسا نہ کرسکے اور مسلمانوں کا **چیلنج** ہے وہ ایسی حدیث نہیں لاسکتے۔ آخر کار مرزائی نمائندہ نے چند فوٹو اسٹیٹ کاغذ پیش کئے جو مذکورہ شرط پوری نہ کرسکے اور ثالث خان عابد خان کو ختم نبوت کے پروانوں کے حق میں تحریری فیصلہ دینا پڑا۔ فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے

گونج اٹھی اس فتح عظیم کے موقع پر دعا کی سعادت پر مدیر دارالعلوم ختم نبوت سلانوالی مولانا سید فضل الرحمٰن احرار رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے سید خالد مسعود شاہ گیلانی کے حصہ میں آئی۔

ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونجتی رہی۔ پھر جامع مسجد عنایت پور بھٹیاں میں جاکر مسلمانوں نے نوافل شکرانے کے ادا کئے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بعد میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا غلام محمد صاحب، مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب، مولانا محمد الیاس صاحب، مولانا احمد یار چار یاری صاحب، رائے لیاقت علی صاحب اور سید خالد مسعود شاہ صاحب گیلانی نے خطاب کیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

چھپ کر منظر عام پر آگئی ہے

۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کے سانحہ ربوہ سے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء قومی اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلہ تک کی پورے ملک میں تحریک ختم نبوت کی لحہ بہ لحہ رپورٹ۔ قادیانیت کی شکست اور اسلام کی فتح کا نظارہ۔ حق و باطل کی اس فیصلہ کن جنگ میں جس جس شخص نے حصہ لیا۔ اس کا جو کردار تھا۔ اس کی مکمل تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔ پورے تین ماہ کی قومی امانت و اثاثہ چھپ کر قوم کے سامنے پیش کرنے کی عالمی مجلس نے سعادت حاصل کرکے اپنے فرض کو ادا کردیا ہے۔ عمدہ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، چار رنگ کا ٹائٹل، خوب صورت جلد، عمدہ طباعت، صفحات ۹۶۸ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف دو صد روپے۔ جماعتی کارکن ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر آج ہی حاصل کریں۔

پتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر ۴۰۹۷۸-۴۳۳۳۸

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل حرف بحرف کارروائی پہلی بار منظر عام پر۔ حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا غوث ہزاروی، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحکیم، چوہدری ظہور الٰہی، پروفیسر غفور احمد اور دیگر اراکین قومی اسمبلی کی مرزا ناصر پر جرح۔ عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر قانون کابل، جناب ذوالفقار علی بھٹو کی دھواں دار تقریر۔

اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی کامیاب جرح۔ ربوہ کے پوپ مرزا ناصر کی حواس باختگی، لاہوری گروپ کے پوپ صدر الدین کی بوکھلاہٹ۔

قومی اسمبلی کی قادیانی مقدمہ سے متعلق کارروائی جس کا مدتوں سے انتظار تھا۔ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کارروائی دیکھ رہے ہیں۔ قیمت یک صد روپیہ۔ وی پی نہ ہوگی۔ منی آرڈر بھیج کر آج ہی طلب کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضور باغ روڈ ملتان فون نمبر ۴۰۹۷۸-۴۳۳۳۸

Against this sky-rocketing graph the census of 1931 counted only fifty-five thousand heads in the Punjab including the Lahori party. Mirza Mahmud Ahmad Qadiani, while accepting this figure commented as follows:

"You suppose, there live another twenty thousand men of our party in the rest of India".*(Qadiani Mazhab,* p.513).

Thus to call seventy-five thousand as seventy-five lakh is a ten-thousand per cent lie. Herr Goebbles couldn't have touched these heights. Mirza Tahir, better not talk statistics with me.

After establishment of Pakistan, your party gave a false impression to the world that real sovereignty in Pakistan lay with 'Ameerul Momineen'(!) Mirza Mahmud Ahmad and Pakistani rulers were merely his representatives. I got a proof of it personally when I went on a tour to Indonesia where I was told that Qadianis had made it known that all Pakistanis were 'Ahmadis'. Therefore anybody going from Pakistan to Indonesia in those days was taken to be a Qadiani. This misunderstanding was later removed.

Not many years back, your party alleged that Qadianis were one crore in the world against seventy-two crore of Muslims. This was a hidden hint towards a holy saying by the holy Prophet صلى الله عليه وسلم that there shall be seventy-three sects of Muslims out of which only one will reach salvation and the rest seventy-two will be consigned to Hell. Thus the Qadianis say that they are one crore and the Muslims are seventy-two crore and therefore the Qadianis will go to Heaven and the Muslims will go to Hell!!

This artifice got quashed when figures for the 1981 Census were released. Reference, Newspaper *'Jung'*, Karachi, 18th July, 1984. The Qadianis were counted just over a lakh, i.e., 1,04,244. If the rest of the world is taken into account there may be another one lakh elsewhere.

Therefore, you twisted the possible two lakh to one crore. I have just heard the latest. The graph has jumped from one crore to one and a half crore, i.e., 50% increase! Obviously, Mirza Tahir Ahmad, you are cool and composed over this situation, because who is going to put your figures to a test. You may go on bawling out your wares as pompously as you like. But an anecdote comes to my mind here. They say, a rustic posed a question to a mathematician, once: "Sir, you are renowned for your mathematics, tell me where is the centre of the earth"? The pundit looked askance. The rustic jeered: "Pooh! I am illiterate but I know". Saying this he took his stick and drew a circle on the ground as best as he could. Planting the stick in the middle of his drawing he said. "This is the earth's centre. If you say no, then go and measure all sides of the earth".

Just as the rustic knew he could not be challenged because no one could measure the radius of the earth from his chosen centre, similarly you too are comfortable in your bombastics. You know that nobody would count the Qadiani population to put you to nought. True, the mule of falsehood can move with the lash of lies only. To exult over untruths befits the slaves of the pseudo-prophet.

"Verily Allah does not confer guidance to those who are immoderate and liars".

Explanation No. 6

Your manner of preaching is not in consonance with that of the prophets, (Allah's peace on them). Your principles resemble the "Ismaili Batini" principles, details of which Hazrat Shah Abdul Aziz Sahib Muhaddis Dehlavi has mentioned in his book, *Tuhfa-e-Athna-e-Ashriya*, and your modus operandi is like that of Chr·stian missionaries, namely, setting up missionary schools, colleges, hospitals and similar institutions. You offer employment to converts, provide them girls for marriage and give them day-to-day things of life. Money is doled out and you resort to all sorts of unhealthy practices. To effectuate this, you spin webs of lies, falsehoods and exaggerations. Unwary public in this way is misled by deceit played craftily on them under cover of benefiting them with scientific technology.

If you go through the holy lives of prophets, (Allah's blessing on them), you shall find none of this crookedness. There is no greed, no worldly motive, no propaganda stunt. These holy personages invited people to perform virtuous deeds on the basis of benefits accruable in the Hereafter as the be-all and end-all.

mentioned above, is not a proof that it is enjoying Divine support but it is a proof that Mirza Qadiani was an arch-liar because due to his arrogant claim of messiahship, he took upon himself the job of breaking the 'Cross' of Christianity. He wrote to Qazi Nazar Hussain, editor of newspaper 'Qul Qul' Bijnor (India):

"My work for which I am standing in this ground is none but this that I will shatter the pillar of Isa worship and will spread Monotheism instead of Trinity and exhibit the eminence and dignity of the holy Prophet صلى الله عليه وسلم to the world. *Hence, if even crores of signs may appear from me but this real work does not come to pass through me, then I am a liar.* Therefore, why is the world hostile to me and why does it not see my accomplishment? If I succeed in doing that work in Islam's support which ought to have been done by the promised Messiah and the promised Mahdi, then I am truthful *and if nothing is achieved, then let all be witness that* I am a liar."

(Newspaper, '*Badr*' Qadian, No. 29, vol: 2, p. 4, Dated 19th July, 1906).

The world saw the finale of this fake sire: It is now eighty years after his death, the pillar of Isa worship has not yet crumbled, faith in Trinity has not yielded to monotheism and Christianity has seen no impediments; only Mirza's loquacity has gone bottom-side up! It has helped to spiral a greater ascendancy for the Christians. In consequence, the world must go on calling Mirza, as he wished to be called, a liar, a liar, a liar, till his Day of Reckoning!

Explanation No. 5

In order to strike awe into guileless folk, your technique has always been to put forth false statements. Inter alia, you produce incorrect statistics and give out those figures which you have yourself fabricated. This habit of telling lies is not a recent innovation. The sire Mirza Qadian was a pastmaster at fabricating lies. I say nothing without proofs. Contradict me if I am wrong.

Mirza, the god-father of the progeny of liars, gave the number of the Qadianis in several books as follows:

Date	Title of Mirza's Book	Page Ref.	Extract from the Book	Numerical Strength
Oct. 1902	Tuhfatul-Nadwa	8	"In a few years more than a lakh of people took oath of my allegiance"	1 lakh
Jan. 1903, (i.e. after 3 months)	Mawahib-ur-Rahman	87	"Jamaat became double from a lakh."	2 lakh
1906 (i.e. after 2 years	Appendix Haqiqat ul Wahi	117	"Disciples became about four lakhs."	4 lakh
1907 (i.e. after next 2 years)	Al-Istifta Haqiqat ul Wahi	32	"Followers as many as pebbles and particles of sand"	Uncountable!

The last entry is interesting. It may be related that once a Qadiani propagandist, from whom the German Herr Goebbles perhaps learnt the art of concoction, wrote a letter to Mirza from Alexandria (Egypt) in Arabic:

لقد كثرت أتباعكم في هذا البلاد وصارت عدد الرمل والحصى ، ولم يبق أحد إلا وعمل برأيكم واتبع أنصاركم .

(الاستفتاء ملحقه ضميمه حقيقة الوحي صـ٣٢)

"Your followers have become numerous in this country (Egypt) and they are as many as pebbles and particles of sand. Not a single man is left here who has not acted upon your advice and not followed your helpers'

Before any comment I wish to draw attention to the phrase في هذا البلاد Its grammatical structure belies linguistics. Its writer is not an Arab but a Punjabi because this phrase smacks of having emanated from one whose mother tongue is not Arabic. Undoubtedly, it has been coined in 'Techi Techi' mint of Qadian itself. (Mirza Qadiani once said an Angel came to him whose name was 'Techi') To continue with my comments, if somebody did really write this humbug from Alexandria (Egypt), Mirza Qadiani lost no time to proclaim it as his miracle. I am reminded here of a very suitable saying: the stupid believed what the knave said. But I ask, where is this milliard of multitude today who were 'like pebbles and particles of sand' in Egypt?

The aforesaid were Mirza's machinations. Now see some later manufacturings regarding Qadiani population which I enumerate:

YEAR	SOURCE	NUMERICAL STRENGTH
1927-28	Qadiani witnesses in the suit of Newspaper 'Mubahala'	10 Lakh
1930	Qadiani author of 'Kaukab Durry'	20 Lakh
1932	Qadiani debater in MUNAZIRA BASIRA	50 Lakh

break the cross, kill the swine and will forsake 'jizia' and will invite people to Islam. In his times, all religions will be dead and only Islam will exist. Lions and camels, leopards and cows,wolves and goats will graze about together. Children will play with snakes and they will not harm them. Isa bin Mariam will remain on earth for forty years and then he will die and Musalmans will offer his funeral prayers".

(Mirza Mahmud, Haqiqat unNubuwwat, p.192).

Out of so many signs that have been foretold is there a single one which can be microscopically traced into the personality of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani in his life or deeds he performed?. Surely not. Then what sort of a counterfeit messiah is Mirza Qadiani in whom not a single micro indication is present. Just look at one fore-telling by the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم that in Messiah's times all religions will be dead and only Islam will exist. But during the false messiahship of Mirza Qadiani what to say of all the world religions getting extinct, there was one mosque in Qadian which had gone under Sikh possession but which could not be liberated by him. It is now eighty years that he died but his followers are not even as much as 'salt in flour'. Even sweepers are more in numbers than the Qadianis.

Tell me now, are you still proud of your numbers?. If your unrelenting presumptuousness prevents you from opening your eyes and prompts you to boast I can only repeat what Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم said :

When you become shameless then do what you like.

Explanation No. 3

Mirza Tahir Ahmad Sahib, I shall now beat you over statistics because I have every sort of arrow in my quiver with which I shall lay your Jamaat flat on every ground.

If your supposed numerical abundance is an indication of Allah's support to the religion of Qadianis, then this support is available more to the Christians. Actually, it was your ill-omened Mirza Ghulam Ahmad Qadiani who helped the Christians to achieve numerical superiority over your people. I give population figures of Christians in the very home district of Mirza Qadiani, that is district of Gurdaspur (India), taken from Muhammadia pocket-book.

1891	2400
1901	4471
1911	23365
1921	32832
1931	43243

NOTE: Even during 1891 to 1911 when Mirza was a contemporary figure till 1908 "busy in eradicating Christianity" the Christians multiplied tenfold from 2400 to 23365!

Your daily newspaper, *'Al-Fazl'*, Qadian, dated 19th June, 1941, says: "Daily 224 men of different religions in India are becoming Christians". This means 81,760 men were converted annually. If this is calculated from 1941, it works out to 39,24,480 individuals during the last 48 years.

The increase in Christian population in Pakistan is occasionally published. It is said Christians were 80,000 in both wings of Pakistan at the time of Partition in 1947. In 1951, they were 4,32,000 in West Pakistan which increased to 5,84,000 by 1961 and 9,08,000 by 1972. The President and Secretary of Christian Orga-nisation claimed a population of 60 lakh in 1976. At this rate how many more might have been added to it by 1989, you can imagine.

Recently a report came from Bangla Desh that 5 lakh left Islam to join Christianity. For the African countries, you are not ignorant. Over there, whole populations and settlements fell en block into missionary nets. Keeping these statistics in front of you tell me if numerical strength of your party has any proportion worth the name; not even a distant comparison. Therefore, if you call your numbers a proof of Divine support to your Qadianism, can not the Christians bring the same argument several times stronger and do the Christians not have a right to assert forcefully: auspicious souls are joining the holy Order of Jesus Christ in large numbers but blind Mirzais are still groping in the dark?. If you don't think them auspicious then, by the same measure, Qadiani converts are not auspicious either; nay, they are perpetual wretches, having fallen a prey into the claws of Qadiani Mirza, the Dualist-infidel, and having left the cloak of mercy of رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (a blessing for the entire universe) by preferring Qadiani execration to Islamic blessing.

Explanation No. 4

The numerical advancement of Christianity as

PART 4

Final Rejoinder to Mirza Tahir

(LAST NAIL IN QADIANI COFFIN)

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

Allah has made apparent Mirza Ghulam Ahmad's imposture many times, and not only that, the pot of Mirza Mahmud's fake piousness bang-bursted not once but several times on Qadiani and Rabwah crossroads. Simultaneously, your party has been thrown into different types of torments and troubles. As a result your father had to run away secretly from Qadian and your good self, too, following his footsteps flew from Pakistan, incognito. You ran helter-skelter to London, straight into the lap of your foster-mother, so fast that you drew a second breath only after arriving there. Why you don't take heed from me that Allah has provided you some let-ups. In His Divine Prudence He has extended your rope for a short run. Now don't misconstrue your noose loosening. It amounts to no progress, advancement or increase of your Order of Qadianis, in any tangible sense. Therefore don't measure yourself by yard-stick of numerical increase. Distinguish between profligacy and Divine Approbation.

In this world, Allah affords equal opportunities for truth and untruth to develop. This is the nature of His Law. Those who cannot discriminate between inflation and progress are victims of mutilated psyche. I give you an instance. Atheism is plentiful today in the world; Satanic forces are doubling up. Evil is going up by leaps and bounds. Will any wise man call this abundance a proof of Divine support?. Is increase of atheism an argument for its godliness? Hence, don't puff yourself up over flatulence of Qadiani numbers. Gaseous expan-sions in the belly are not a sign of health. Remember artificial stones cannot hide their identity from the eyes of a connoisseur. Animal-cules multiply after rainy seasons.

Explanation No. 2

The manner in which your party has manoeuvred to enlarge its numbers corroborates its shady nature. In support of my argument I ask you to turn to the claim which your grandfather Mirza Ghulam Ahmad Qadiani made. He said that he was the same promised messiah about whom Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم has foretold.

Let us now recount as to what conspicuous deeds that would-be Messiah shall be performing when he will come into the world. For this purpose, I quote none but the actual words of your father, Mirza Mahmud Ahmad written in his book *Haqiqat ul nubuwwat*. He says, Allah's Prophet صلی اللہ علیہ وسلم used these words:

"Prophets are like brothers-in-affinity. Their mothers are different but Deen is one. And I have the closest connection with Isa bin Mariam because in between him and myself there is no prophet and he is about to come down. Therefore when you see him, recognise him that he is even-statured, red-white mixed complexion, wearing yellow clothes. Water shall be dropping from his head although water will not have been shed over the head. He will

سلسلہ نمبر ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر ۱..... مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ کا نام بتائیے؟

سوال نمبر ۲..... اسود عنسی مدعی نبوت کو کس صحابی نے جہنم واصل کیا؟

سوال نمبر ۳..... ربوہ سے نکلنے والے قادیانیوں کے مشہور رسالے کا نام بتائیے؟

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

ٹوکن شمارہ ۱۹ سلسلہ نمبر ۶

نام ----------------------

ولدیت ----------------------

مکمل پتہ ----------------------

ذاتی مصروفیات ----------------------

شمارہ ۱۶ کے جوابات

۱..... عبداللہ ۲ ہتم

۲..... محمدی بیگم

۳..... حضرت وحشی رضی اللہ عنہ

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

چودھویں سالانہ ۱۴

دو روزہ

بتاریخ ۱۲، ۱۳، اکتوبر ۱۹۹۵ بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

مطابق ۱۶، ۱۷، جمادی الاول ۱۴۱۶ھ

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

امیر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

حضرت مولانا مخدوم المشائخ خان محمد صاحب مدظلہ

علماء، مشائخ، سیاسی قائدین، دانشور اور وکلا خطاب فرمائینگے

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ، سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، عظمتِ صحابہؓ و اہلبیتؓ، مسئلہ ختمِ نبوت، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

فتنہ قادیانیت اور اہلِ اسلام کی جدوجہد

کانفرنس میں بعد عصر تا مغرب فتنۂ قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کی محفل منعقد ہوگی جس میں ہر شخص کو تحریری سوال کرنے کی اجازت ہوگی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جواب دینگے

فون ۷۸ ۹ ۰ ۴
۸ ۳ ۳ ۳ ۴

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان